فروری 81

ماہنامہ

طبیب حاذق

حب ممسک خاص 29/-

حب بخار ہر قسم 31/-

ایڈیٹر:

زبدۃ الحکماء حکیم محمد ضیاء الرحمٰن (گولڈ میڈلسٹ)

جلد: ۵۳ ★ شمارہ: ۱ ★ جنوری ۱۹۸۱ء

زیر سرپرستی
عالیجناب حکیم
محمد عبدالرحیم جمیل
مدظلہ العالی

مضامین | صفحہ نمبر

ایڈیٹر
حکیم محمد ضیاء الرحمن
گولڈ میڈلسٹ

زر سالانہ
پچیس ۲۵/ روپے
ماہانہ چندہ
اڑھائی روپے

مقام اشاعت: ادارہ طبیب حاذق شادولہ روڈ گجرات

حکیم محمد عبدالرحیم جمیل پبلشر نے باہتمام لال خاں پرنٹر مطبع پنجاب الیکٹرک پریس گجرات سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ طبیب حاذق شادولہ روڈ گجرات سے شائع کیا۔

۵۳ سال سے باقاعدگی کیساتھ شائع ہونے والا واحد ماہوار

رسالہ طبیب حاذق گجرات

مکرّم ومحترم — السلام علیکم ورحمتہ اللہ

رسالہ طبیب حاذق کی قدامت اور مقبولیت یقیناً یہ باور کرنے کیلئے کافی ہے کہ یہ پرچہ طبی خدمات کی انجام دہی میں پرجوش حصہ لے رہا ہے اور اسکا خیر مقدم نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان کے طبی حلقے بھی کرتے ہیں۔

طبیب حاذق پوری متانت اور فنی دیانت سے فن کی گراں قدر خدمات بجا لاتا رہا ہے۔ اسلامی دور کے اس ترقی یافتہ فن کے موجودہ تنزل کو روکنے کی سعی میں حتی المقدور کوشاں ہے۔

طب اسلامی کی اشاعت اور حاملین فن کی صحیح رہنمائی میں دیانت داری سے مصروف ہے اس کی گزشتہ باون سالہ فائل اس امر کی شاہد ہے

طبیب حاذق گجرات کا یہ پرچہ ملاحظہ فرما کر جناب بھی اس بات کی تائید فرمائیں گے اور اس بات کو پسند بھی فرمائیں گے کہ یہ ہمیشہ آپ کے مطالعہ میں رہے۔ اس کی سالانہ اشاعت خاص جس کا تذکرہ آپ کو اسی شمارہ کے دیگر صفحات میں ملے گا۔ بہت جلد شائع ہو رہی ہے اُسے حاصل فرمالیجیے۔

یہ یقیناً ایک بیش قیمت طبی صحیفہ ہے

یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ طبیب حاذق کی خریداری قبول فرمائیں اور آج ہی سالانہ چندہ مبلغ پچیس ۲۵/ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیجیے تاکہ آپ کا اسم گرامی "طبیب حاذق" کے مستقل سرپرستوں میں درج ہو اور طبیب حاذق ہر ماہ باقاعدگی سے پیش خدمت ہوتا رہے۔

آپ کے حوصلہ افزاء جواب کا طالب

مُلیجر

نوٹ: طبیب حاذق کے اکثر خریداروں کا چندہ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو رہا ہے۔ تمام احباب اپنے نئے سال کا چندہ مبلغ "پچیس روپے" بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے ممنون فرمائیں

شکریہ

مُجرّباتِ اساتذہ

طبیب حاذق جس خاص مقصد کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ کو شروع ہی سے ہر مرض کے متعلق مجرب نسخہ جات کی تلاش اور ان کو جمع کر کے شائع کرنے کا شوق رہا ہے۔ عرصہ دراز سے ہزاروں قلمی اور چھاپہ شدہ کتب جمع کر چکا ہوں۔ ان کے ہزاروں نسخے آزما چکا ہوں اور علم الادویہ کے لحاظ سے جڑی بوٹیوں کے خصوصی تجربات کر چکا ہوں اور ہمہ وقت مصروفیت رہتی ہے۔ گذشتہ پچاس سال کے عرصہ میں میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس سلسلہ میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ مگر میں اس کامیابی سے مطمئن نہیں ہوں بلکہ جس منزل کی مجھے خواہش تھی وہ ابھی دور ہے اگر تائید ایزدی شامل حال تو اس میدان میں مزید گام فرسائی جاری رہے گی اور خداوند تعالےٰ کی ذات گرامی سے قوی امید ہے کہ مجھے اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی۔

اس زمانہ تلاش و جستجو، علم و تجربہ کی کئی نئی راہیں سامنے آئی ہیں جن کا اظہار اپنے وقت پر ہوتا رہے گا میرے پاس

قلمی اور مطبوعہ کتب کا ایک نادر ذخیرہ

ہے اور اب بھی جب کبھی کسی نئی کتاب کا علم ہوتا ہے میں اس کے حصول کے لیے تگ و دو کرتا ہوں چنانچہ اس سلسلہ میں مجھے زر کثیر صرف کرنے کے ساتھ اکثر اوقات منت و خوشامد وغیرہ بھی کرنی پڑتی ہے۔

یہ نادر قلمی اور مطبوعہ طبی کتب اکثر اوقات بڑے فاضل اطباء کے تجربہ کردہ یا ان کے مطالعہ میں برسوں رہ چکی ہوتی ہیں ان کا مطالعہ کرنے کے دوران اکثر یہ نادر نسخے حاشیوں پر یا کتاب کے پہلے دوسرے اوراق پر لکھے ہوئے ہیں۔ یہ نسخہ جات عام طور پر فاضل اطباء اپنی یاد داشت کے لیے لکھ لیتے تھے۔ جو مصنف نے یا پڑھنے والے خود آزما کر درست پائے ہوئے تھے۔ اور جس طرح اُن کو اپنی یہ قلمی یا مطبوعہ کتاب عزیز ہوتی تھی۔ اسی طرح ان نسخوں کو بھی پوشیدہ اور عزیز رکھتے تھے۔ اسی لیے انہوں نے اسے کتاب میں لکھ لیا ہوتا تھا۔ میں نے ان تمام کتابوں کی ورق گردانی کر کے یہ تمام قیمتی سرمایہ ایک جگہ اکٹھا کرنے کی سعی عرصہ دراز سے شروع کر رکھی تھی اب میں یہ تمام نسخے ایک جگہ اکٹھے کر کے

مُجرباتِ اساتذہ سالنامہ ۱۹۸۱ء

کی شکل میں شائع کر رہا ہوں

چونکہ ابتدا ہی سے میرا مقصد اور مشن محض خدمت فنِ طب و اطباء ہے میں نے اس مقصد کے سلسلہ میں اپنی عمر عزیز کا بیشتر حصہ صرف کر دیا ہے اور پورا تہیہ کیے ہوئے ہوں کہ بقایا زندگی بھی اسی مقصد میں بسر ہوگی۔

یہ نادرِ روزگار بیش قیمت مجموعہ

اب پیشِ خدمت ہے یہ گذشتہ ۵۲ سال کی کارگزاری کے سلسلہ ہی کی ایک کڑی ہے جسے میں نے بڑی محنت اور صرفِ کثیر کے بعد طبع کیا ہے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سالنامہ سنہ ۱۹۸۱ء

مجربات اساتذہ

بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ مجربات اساتذہ میں دورِ اوّل اور دورِ جدید کے تمام اساتذہ کے ذاتی مجربات اکٹھے کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ یہ کتاب بھی اپنی شان کی واحد کتاب ہوگی۔

پندرھویں صدی ہجری کا

آغاز

اس مبارک موقع پر ادارہ "طبیب حاذق" خلوص دل سے عہد کرتا ہے وہ پہلے سے زیادہ تندہی کے ساتھ اسلامی دور کے منفرد فن طبِ اسلامی کی ترقی کے لیے کوشاں رہے گا۔

خداوند تعالیٰ

کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے اس عہد پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے

مینیجر

صحت ملی اور

پرورش اطفال

حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی ممبر قومی طبی کونسل

نوزائیدہ

اور ننھے بچوں کے دیکھ ریکھاؤ اور صحت و تربیت پر توجہ دینا ملکی و ملی نقطہ نظر سے

بھی اشد ضروری ہے پوری دنیا میں ان ہونہار اور ننھے بچوں کی پرورش اور نگہداشت کو ایک اہم مسئلہ سمجھتی ہے کیونکہ یہی معصوم آئندہ جوان ہو کر ملک و ملت کی قسمت کا فیصلہ کرتے ہیں اور پھر صحت مند و توانا قوموں کے افراد ہی ترقی و کامیابی کی منازل طے کرتے ہیں ۔ دنیا میں آج تک کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا کہ کوئی بیمار قوم سر بلند و سر فراز ہو ۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے قرآن حکیم نے ہمیں رہنمائی دی ہے ۔ بین الاقوامی ادارہ صحت بھی پرورش و تربیت اطفال سے غافل نہیں بلکہ اس اہم مسئلہ پر اکتوبر ۱۹۷۹ء میں بمقام جنیوا شیر خوار بچے اور غذا کے موضوع پر عالمی ادارہ صحت اور یونیسف کا اہم اجلاس ہوا اور اس کے فاضل شرکاء نے اس سلسلے میں اپنی سفارشات کا اعلان کیا عالمی ادارہ صحت ہر سال عالمی یوم اطفال مناکر بھی والدین کو اس اہم فرض منصبی سے آگاہ کرتا ہے ۔ والدین پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی جسمانی و دماغی صحت کے لیے دوران طفولیت تغذیے کی اہمیت کو سمجھیں ۔ والدین جو مہینوں پیشتر اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں ان کی آغوش عاطفت میں ہی دراصل بچے کی صحت مسرت و کردار بنتے ہیں ۔ بچے کی پرورش تغذیہ و نگہداشت ایک عورت کی ذہانت قابلیت و صلاحیت کا امتحان ہوتا ہے ۔ ان چند سطور میں مختصراً ان امور کا ذکر کیا جائے گا ۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے بچوں کی نشو و نما درست اور صحیح ہو سکتی ہے اور مختلف امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے ۔ بچے کی نشو و نما کے لحاظ سے پہلا سال نہایت اہم ہوتا ہے ۔ بچہ عمر کے ابتدائی بارہ مہینوں میں تیزی سے بڑھتا ہے اور انہی مہینوں میں پرورش پاکر ہنستا مسکراتا ایک ایسا بچہ بن جاتا ہے جو چلنے اور کھڑے ہونے کے قابل ہوتا ہے اور انہی مہینوں میں اسے مقررہ وقت پر کھانے اور سونے کی عادت ڈالی جا سکتی ہے ۔ پیدائش کے وقت بچے کا اوسطاً وزن ۷ پونڈ کے لگ بھگ اور لمبائی ۲۰ انچ کے قریب ہوتی ہے ۔ سمجھ دار مائیں اس کی عادات کو وقت پر ڈال دیتی ہیں اور تعین کرا دیتی ہیں کہ کھانا اس کی خواہش کی بجائے وقت پر ملے گا ۔ اسی طرح چار ماہ بعد بچہ پیدائش کے وقت سے عموماً دگنا ہو جاتا ہے اور لمبائی میں ۲½ سے ۳ انچ تک اضافہ ہو جاتا ہے ۔ سر گولائی میں دو انچ کے قریب بڑھ جاتا ہے ۔ عضلات نسبتاً مضبوط ہو جاتے ہیں چار سے آٹھ ماہ کے دوران بچہ تیزی اور سرعت سے بڑھتا ہے تقریباً وزن سولہ سے اٹھارہ پونڈ ہو جاتا ہے اور قد ۲۵، ۲۶ انچ ہو جاتا ہے ۔ بغیر سہارے رینگ اور بیٹھ سکتا ہے ۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو اٹھا اور معمولی الفاظ بھی نکال سکتا ہے ۔ ۹ سے ۱۲ ماہ تک اس کا وزن ۲۱ پونڈ اور قد ۲۵ سے ۳۵ انچ تک ہو جاتا ہے ۔ یہ حالت تمام

بچوں میں یکساں نہیں ہوتی۔ اس کے بعد معمولی ٹھوس غذا دی جا سکتی ہے۔ دوسرے سال میں جو اسے عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ عمر بھر رہتی ہے۔ یہی وہ دور ہے جب تربیت کا خصوصی خیال کرنا چاہیے اور اسی دوران اس کی صحت و دماغی تربیت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ سوال یہ ہے کہ بچے جب عموماً تندرست پیدا ہوتے ہیں۔ تو ان کی صحت کا کیسے اہتمام کیا جائے۔ اس جواب پر بچے کی صحت اور مستقبل کا انحصار ہے۔

بچے کے عام امراض جن کی روک تھام ضروری ہے

ہضم کی خرابی : دست اور قے عموماً بچوں کو ہوتی ہے۔ خصوصاً موسم گرما ایسی حالت میں غذا کا خاص خیال رکھیں کان کی پھنسی، سردی لگنا، پیچش، خسرہ، موتی جھرہ۔ ان سے بچاؤ کے لیے بھی مناسب خوراک نیز جوش دیئے ہوئے دیں۔ ماں کی چھاتی کا دودھ بچے کو اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

قبض : بچے کو قبض نہ ہونے دیں۔ اس غرض کے لیے باقاعدگی سے آنتوں کو مناسب حرکت دیں۔

نزلہ زکام : اس غرض کے لیے مناسب احتیاط ضروری ہے۔ خصوصاً نزلہ زکام والے مریضوں سے بچوں کو دور رکھیں۔ مرض کی صورت میں کسی مستند معالج سے رجوع کریں۔

چیچک : ایک سال کے بعد ایسے بچوں کو چیچک سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوا دیں۔

خسرہ : یہ مرض ایک سال سے کم عمر کے بچوں میں خطرناک ہے۔ چھوت سے بچائیں۔

آشوب چشم : نوزائیدہ بچے کی آنکھ کو خراب ہونے سے بچانا ضروری ہے۔ ماہر معالج سے رجوع کرنا چاہیے۔

موروثی آتشک : ماں کا آتشک کا مریض ہونے کی صورت میں اس کی بچہ کی پیدائش سے قبل معائنہ ضروری ہے تاکہ باقاعدہ علاج سے اس کا اثر باقی نہ رہے۔

سِل : یہ بغیر جوش دیئے دودھ سے ہو سکتی ہے یا ایسے لوگوں کے پاس رہنے سے جنہیں دق ہو چکا ہے ماں باپ ہی کیوں نہ ہو۔ دق والی ماں سے دودھ نہ پلائیں اور علیحدہ رکھیں۔

جل جانا : بچوں کو آگ سے دور رکھیں۔

زہر : زہریلی دوائیں بچے کی دسترس سے باہر رکھیں۔

مناسب خون کی کمی، انڈے کی زردی، مناسب پھل اور حیاتین دینے سے یہ مرض جاتا رہتا ہے۔

مندرجہ بالا طریق سے عموماً بچے عام وقوع پذیر امراض سے بچ سکتے ہیں۔

خزانہ طب یونانی کے

گمشدہ جواہر

(از حکیم محمد کامران صاحب بحر العلوم)

طب یونانی صرف خطمی خبازی۔ عناب دلائی اور شربت بنفشہ کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ترقی یافتہ عظیم الشان میڈیکل سائنس ہے جس نے معالجہ کے کسی شعبہ کو تشنہ تکمیل نہیں چھوڑا۔ یہ دوسری بات ہے کہ موجودہ دور کے اطباء نے تمام دیگر شعبہ ہائے علاج سے قطع نظر کر کے صرف علاج بالادویات کو اپنا معمول بنا رکھا ہے۔ ورنہ اطباء قدیم کی نتی تحقیقات نے ہر شعبہ علاج کو ایک مستقل فن کا درجہ دے دیا تھا۔ لہٰذا اوقات صرف ایک ہی شعبہ علاج سے کام نہیں چلتا۔ ہے۔ بلکہ مریض کی تندرستی واپس لانے کے لیے متعدد شعبوں کے طریقوں کی آمیزش مفید ثابت ہوئی۔ مثلاً علاج بالادویہ کے ساتھ، پرہیز کے نام سے علاج بالاغذیہ کی ہدایات بھی دی جاتی ہیں۔ یا ضرورت پڑنے پر علاج بالجراحت سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ تاہم طب یونانی کے کچھ شعبہ ہائے علاج گوشۂ خمول میں گم ہو گئے ہیں اور اکثر و بیشتر اطباء یونانی اس بات سے ناواقف ہیں کہ ان کے خزانہ علم و عمل میں کیا کیا بیش بہا جواہرات تھے۔ اگر ہم گمشدہ جواہر کو تلاش کر کے منصۂ شہود پر لے آئیں تو آج کوئی جدید سے جدید میڈیکل سائنس بھی طب یونانی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اگر ہم اپنے گمشدہ شعبہ ہائے علاج کو تلاش کر کے ان پر مزید تحقیقات اور تجربات جاری کر دیں تو بہت ممکن ہے کہ کسی ایسے طریقہ علاج کے دریافت کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جس میں مریض کو علاج پر ایک پائی بھی خرچ نہ کرنا پڑے۔ اور اس کی تندرستی واپس آجائے جس میں نہ ایکسرے کی ضرورت اور نہ اسکریننگ مشین کی۔ نہ کارڈیوگراف کی ضرورت ہو اور نہ خون یا پیشاب ٹیسٹ کرانے کی۔ نہ مہنگی تشخیص کی حاجت رہے اور نہ گراں ٹیبلیٹ اور انجکشنوں کی جو وقتی فائدہ دے کر ہولناک اثرات مابعد پیدا کرتے ہیں۔ بلکہ سادہ تشخیص اور بلاقیمت سادہ علاج مریض کی کھوئی تندرستی کو واپس لا سکے۔

ہم نے اپنے جواہر پاروں سے بے اعتنائی برت رکھی ہے۔ اور اغیار کے خزف ریزوں پر گذر اوقات کر رہے ہیں۔ آج ہم بھی مریض سے ایکسرے کی پلیٹ اور خون اور بلغم کے جانچ کی رپورٹ مانگتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ لفظ "جدید" سے ہم خود مرعوب اور خوفزدہ ہیں۔ اغیار کی طرح مریض کو ہیبت زدہ کرنے کے لیے ہم بھی جگمگاتے ہوئے اوزاروں عالی شان مرعوب کن مشینوں کے استعمال کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ لفظ جدید سے ہم اتنے خوفزدہ ہیں۔ کہ اپنے عہد ماضی میں جھانکنے کی زحمت بھی گوارہ نہیں۔ کیونکہ وہ قدیم ہے اور قدیم چیز ناقابل التفات ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے ادراق

پارینہ کو اُٹھائیں تو دیکھیں گے کہ ہماری طب قدیم یونانی نہ صرف علاج بالادویہ بلکہ علاج بالالحان و علاج بالموسیقی۔ علاج بالروائح۔ علاج بالمساج۔ العلاج النفسی اور طب المرمن نفسہ وغیرہ جیسے بیش بہا طریقہ ہائے علاج سے مالا مال ہے۔ ذیل میں چند شعبہ ہائے علاج پر مختصر طریقہ سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(۱) العلاج بالالوان و الاشعہ

(رنگوں اور روشنی کی کرنوں کے ذریعہ سے علاج)

سورج کی مختلف رنگین کرنیں نباتات اور حیوانات پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہیں۔ نباتات اور حیوانات کی تندرستی کا بہت کچھ دارومدار سورج کی رنگین کرنوں پر ہے۔ اگر ان یا شعاعوں یا رنگوں کا توازن بگڑ جائے تو جسم انسانی میں مختلف امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ رنگین شعاعوں سے علاج کے سلسلے میں طب جدید کو ابھی تک صرف دو رنگ دستیاب ہو سکے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نیلا، کاہی، سبز، زرد، نارنجی، سُرخ، گلابی، شہابی، فالسی، جامنی اور متعدد رنگ علاج کے لیے کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ امراض حارہ میں ٹھنڈے رنگ نیلا سبز وغیرہ اور امراض باردہ میں گرم رنگ نارنجی اور سُرخ وغیرہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔ چونکہ ہمارے ملک میں سال میں آٹھ مہینے دھوپ نکلتی ہے اس لیے ہمیں بجلی کی مصنوعی شعاعیں استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی بلکہ لکڑی کا ایک ہشت پہلو کمرہ کافی ہوگا۔ جس میں آسانی سے رنگین شیشے بدل کر استعمال کیے جا سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ رنگین شعاعوں کے ذریعہ کینسر کا علاج کیا جا سکے۔

(۲) العلاج بالموسیقی (راگوں کے ذریعہ علاج)

راگوں سے ان امراض کا علاج ممکن ہے جن کا تعلق اعصاب مجرکہ سے ہو ممکن ہے کہ تحقیق و تجربہ کے بعد فالج، استرخا، اور رعشہ جیسے امراض کا علاج دریافت ہو سکے۔

(۳) العلاج بالروائح (خوشبوؤں سے علاج)

خوشبوؤں سے ان امراض کا علاج ممکن ہے جن کا تعلق اعصاب حاسہ سے ہو۔ کبھی کبھی اطباء علاج بالروائح کے ضمن میں نطلہ استعمال کراتے ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ صرف خوشبوؤں سے کئی امراض کا علاج کیا جا سکے۔

(۴) طب المرمن نفسہ (علاج بالذات)

مختلف جسمانی ورزشوں اور نشستوں کے ذریعے لاعلاج امراض کا علاج ہو سکتا ہے۔ اور تندرستی قائم رکھی جا سکتی ہے۔

(۵) العلاج بالمساج (مالش کے ذریعہ علاج)

جسم پر مالش کر کے یا خاص خاص رگوں کو دبا کر مختلف امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

(۶) العلاج النفسی (سائیکوتھراپی یا نفسیاتی علاج)

اس کے ذریعے سے ہکلے پن اور خوف وغیرہ کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ سے آجکل اطباء اپنے مریض کو صرف تسلی و تشفی دینے کی حد تک استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اسے اکثر اعصابی اور دماغی امراض کے علاج میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ فرائڈ اور ایڈلر سے صدیوں پہلے ابونصر فارابی نے نفسیات پر تحقیقات کی ہے۔

(۷) العلاج بالاغذیہ (غذاؤں سے علاج)

آجکل یہ طریقہ علاج صرف پرہیز کے ضمن میں برتا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ ایک مستقل بالذات شعبہ علاج ہے اور اکثر امراض کا علاج بغیر دواؤں کے صرف غذاؤں کی تبدیلی سے ممکن ہے۔

۸ العلاج بالطقوس

(آب و ہوا کی تبدیلی سے علاج)

بعض امراض کا علاج صرف دیہات کی کھلی ہوئی ہوا سے کیا جا سکتا ہے۔ بعض امراض کا علاج صرف ساحلی ہواؤں سے ہو سکتا ہے۔

اس وقت ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی کتب قدیمہ سے مندرجہ بالا شعبہ جات کے متعلق تفصیلات معلوم کر کے ان تجربات کو پھر سے دنیا کو دکھائیں کہ ہر قدیم چیز صرف اس لیے ذلیل نہیں ہوتی۔ کہ وہ قدیم ہے اور ہر چیز اپنی جدت کی بنا پر اچھی تصور کی جاتی ہے۔ دراصل ہم احساس کمتری کے شکار ہیں اور ہر جدید چیز سے مرعوب ہو کر صرف فیشن ہی نہیں بلکہ باعث فخر تصور کرتے ہیں اور کبھی اس پر غور نہیں کرتے کہ جدید سائنس نے ہم کو شفا کے ساتھ بیماریاں بھی بخشی ہیں۔ ان ہی جدید اشیاء کو ہم نے اختیار کر لیا ہے جو ہمارے لیے زہرناک بھی ہیں۔ مثلاً تیز رفتار ٹریفک غیر شعوری طور پر ہمارے آلات تنفس پر اثر انداز ہوتی ہیں جس کی وجہ سے آجکل سینہ کے امراض، دق و سل، دمہ وغیرہ کی کثرت ہے۔ بجلی کی تیز رفتار پنکھوں سے پیدا ہونے والی ہوا کا دباؤ براہ راست ہمارے عضلات اور اعصاب پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بجلی سے پیدا ہونے والی تیز روشنی اور سینما میں آرک لیمپ کی روشنی بہت جلد ہمارے عصب بصری کو بے کار کر دیتی ہے۔ بڑے شہروں میں جدید سائنس کی مصنوعات ٹرام، بس، ٹرک، موٹر، لاؤڈ اسپیکر وغیرہ کی آوازوں سے پیدا ہونے والا مسلسل ہنگامہ ہمارے اعصاب پر ہر وقت تناؤ طاری رکھتا ہے۔ ڈامر کی سڑکوں سے موسم گرما میں خارج ہونے والی گیس ہماری تندرستی کو بگاڑ دیتی ہے۔ جدید مصنوعی غذاؤں اور بناسپتی تیلوں کی ایجاد نے ہم کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے پھر لطف یہ ہے کہ ان کے مفید صحت ہونے کی یہ پٹی جدید پروپیگنڈہ آرٹ کے اصول پوری کی جاتی ہے۔

اب ذرا جدید ادویہ پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے۔ اسٹرپٹومائیسین کے استعمال سے حرارت وغیرہ تو کم ہوتی ہے۔ لیکن نظام عصبی پر اس کا بہت برا اثر مرتب ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر قلبی نقص کی شکل میں اس کے اثرات مابعد کا عام طور پر مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور بعض کیسز میں اموات تک واقع ہوتی دیکھی گئی ہے اسی پنسلین جو آجکل اکسیر اعظم ہے۔ نہ صرف بیماریوں کے جراثیم کو فنا کر دیتی ہے جو ہمارے جسم کے محافظ ہیں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ ہمارے جسم کی قوت مدافعت جواب دے جاتی ہے۔ اس "جدید علاج" پر بے پناہ روپیہ بھی صرف ہوتا ہے۔ اور صحت بھی بگڑتی ہے۔

جدید سائنس کی اس طرح کی برکتیں روزانہ کثرت سے ہمارے مشاہدہ میں آتی رہتی ہیں۔ ان کے بدلے ہوئے حالات میں اپنے کو بدلیے، محنت اور عرق ریزی سے لیجیے اور اپنے قدیم علمی خزانہ سے جگمگاتے ہوئے جواہر نکالیے۔ جن کی چمک دمک سے حیرت سے دنیا کی آنکھیں بھی خیرہ ہو جائیں۔

مذکورہ بالا شعبہ جات علاج میں دو یا دو سے زائد صورتوں کو ملا کر بروئے کار لانے سے مفید نتائج برآمد کیے جا سکتے ہیں۔ قدیم طبی کتب میں انہیں تلاش کرنے کی زحمت تو یقیناً گوارہ کرنا پڑے گی لیکن اس کے بعد عملی تجربات کا دروازہ کھل جائے گا اور ہم انسانیت کی وہ خدمت کر سکیں گے۔ جس کو آج کی دنیا قدر کی نگاہ سے دیکھے گی۔ نیز مریض کو فائدہ بھی ہوگا اور مضر اثرات مابعد سے بھی بچے رہیں گے۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مریض کا علاج پر زیادہ خرچ بھی نہ ہوا اور وہ زیر باری سے محفوظ رہے۔

اسلامی طب کے فروغ کے لیے صدر ضیاء الحق کثیر مالی امداد کا اعلان کریں گے

امیر کویت نے اسلامی طب کی تحقیق کیلئے

دس کروڑ روپے

کا عطیہ دیا ہے!

اسلامی طب میں یرقان کا حتمی علاج دریافت کر لیا گیا ہے حکیم محمد سعید سے انٹرویو

کے ساتھ مشیر برائے طب حکیم محمد سعید نے کہا ہے کہ
صدر پاکستان کی حکومت نے اسلامی طب کو پاکستان میں
مقبول بنانے اور اس کی افادیت بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات
کیے ہیں۔ انہوں نے کہا صدر پاکستان اس سلسلہ میں کثیر مالی امداد دیں
گے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے حکیم محمد سعید
نے اخبار نویسوں کے سوالات پر بتایا کہ اس سال سوا تین کروڑ روپے
کی جڑی بوٹیاں اور دیسی ادویات میں استعمال ہونے والی خام اشیاء درآمد
کی جا رہی ہیں۔ حکومت نے ملک کا قیمتی زرمبادلہ بچانے کے لیے خام
مال باہر سے منگوانے کی بجائے ملک کے اندر اس کی پیداوار کا انتظام
کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں ایک نجی فارم میں زعفران پیدا
کیا جا رہا ہے۔ مزید یہاں جڑی بوٹیوں کی بھی تلاش کی جا رہی ہے
حکیم محمد سعید نے بتایا کہ کراچی یونیورسٹی کے قریب ۵۰ ایکڑ اراضی
دہ مدینہ کا ایک کمپلیکس تعمیر کرنے کے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں
انہوں نے کہا کہ وہ اس کمپلیکس کے لیے اپنی زندگی تک ایک کروڑ
روپیہ سالانہ دیتے رہیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ دیسی ادویات کی
قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لیے حکومتی سطح پر ایک کمیشن بھی بنایا
جا رہا ہے۔

حکیم صاحب نے بتایا کہ وہ ملک میں اسلامی طب کے
حق میں فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور اب
ایلوپیتھی کے مقابلے میں لوگ دیسی اطباء کو قبول کرنے لگے ہیں
انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں اس وقت ۳۰ ہزار اطباء موجود ہیں
ان میں سے اڑھائی سو اطبا مستند ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ علامہ
اقبال اوپن یونیورسٹی کے ذریعے اطباء کو طبی تعلیم دینے کا بندوبست
کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی کوششوں سے کویت میں
اسلامی طب کی تحقیق اور ترقی کے لیے ایک بین الاقوامی تحقیقاتی
مرکز قائم کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں امیر کویت نے ۱۰ کروڑ روپے
کی مالی امداد فراہم کی ہے۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ طب اسلامی
نے یرقان کا حتمی علاج دریافت کر لیا ہے اور ہمدرد نے ایک
دوا بھی تیار کی ہے۔ جب کہ ایلوپیتھی کے پاس اس مرض کا
کوئی حتمی علاج نہیں۔

برصغیر میں طبِ یونانی کی کہانی

طبِ یونانی ہماری قومی طب ہے جو صدیوں سے ہمارے دکھوں کا مداوا کرتی چلی آرہی ہے اس کی اکثر جڑی بوٹیاں ہماری ملکی پیداوار ہیں جن سے ہم ادویات تیار کرتے ہیں مثلاً سونف، سوئے، سونٹھ، ہلدی، اجزوائن، بنفشہ، گلاب کا پھول، لونگ، ملٹھی، زعفران، بیت پاپڑہ، سنبھل وغیرہ کون سی ایسی چیز ہے جسے ہم نہیں پہچانتے یا اس کو اپنی سرزمین پر نہیں دیکھتے۔ اکثر گھروں کی بوڑھیاں انہی ادویات سے چھوٹے موٹے امراض کا اپنے گھر میں خود علاج معالجہ کر لیتی ہیں۔ دیہات میں سو فیصد، شہروں میں تقریباً ساٹھ ستر فیصد طبقہ اب بھی دیسی علاج کا دلدادہ ہے آپ یقین کریں کہ اب بھی دیہات میں ایسے لوگ بستے ہیں جو انجکشن یا کسی گولی سے ناواقف ہیں۔ شہروں میں بھی تیس چالیس فیصد شہری خواندہ طبقہ ہی انگریزی طب ایلوپیتھی سے وابستہ ہے۔

یونانی طب صدیوں سے اپنی صداقت و طاقت کا دنیا میں مظاہرہ کر رہی ہے۔ یہ فن یونان میں پیدا ہوا۔ یونان و روم کے زوال کے بعد مسلمانوں کو ملکوں اور سلطنتوں کے ساتھ اقوام عالم کے علوم و فنون کا ورثہ ملا۔ وہ لوگ جو اسلام سے پہلے تمام برائیوں کا منبع تھے۔ اسلام لانے کے بعد اچھائیوں کا محور بن گئے۔ نیکی کی کرنیں سورج کی کرنوں کی طرح چار سو پھیلنے لگیں سینوں میں نور ایمان کی شمع فروزاں کیے دنیا کے ایک بڑے حصے میں سیلاب کی طرح پھیل گئے۔ نور مذہب کے ساتھ ساتھ ایک ایسا تمدن و تہذیب لے کر نکلے جس نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ گیارہویں صدی عیسوی میں موسیٰ دمشقی کی میٹریا یا میڈیکا یورپ میں پہنچی جو پندرہویں اور سولہویں صدی تک یورپ میں چھبیس مرتبہ شائع ہوئی اور انگلستان کے بادشاہ جیمس اول کے دور سلطنت میں لندن کے شاہی طبی دارالعلوم کی طرف سے جو شائع کیا گیا تھا یہی وہ پہلی کتاب تھی۔

گیارہویں صدی میں اندلس (ہسپانیہ) میں زہراوی وہ طبیب پیدا ہوا۔ جو یورپ کے موجودہ فن طب کا جالینوس تھا۔ زہراوی یورپ کے ترقیات جراحی کا بھی امام تھا۔ اور جراحی میں آج دنیا جن ترقیات سے روشناس ہے اس کی بنیاد زہراوی اور اس کی تحقیقات ہیں۔ زہراوی کے بعد طب کے آسمان پر شیخ الرئیس کا آفتاب طلوع ہوا۔ یورپ میں اس کی تحقیقات پہنچیں تو بقراط اور جالینوس کی شہرت دب کر رہ گئی۔

کتاب "قانون شیخ" فن طب میں اپنی شان منفرد رکھتی ہے آج بھی دنیا میں اس تصنیف کی مثال نہیں ملتی۔ یورپ میں پہلی مرتبہ کتاب تیرھویں صدی میں اندلس میں ایک کامل طبیب عبدالملک نامی تھا۔ اس کی کتاب "التیسیر" کا یونانی ترجمہ ہوا۔ اور یورپ میں اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ اس کے علاوہ اس طبیب کی کئی دوسری تصنیفات تھیں جو بھی وہاں شائع ہوئے۔ عبدالملک کے بعد اس کے شاگرد رشید ابن رشد کا بارہویں صدی میں دور شروع ہوا اور اس کے فلسفہ نے یورپ میں ایک ہل چل پیدا کر دی۔

تیرھویں صدی عیسوی میں یورپ کی یہ حالت ہو گئی کہ وہ اسلامی طب کا حلقہ بگوش تھا۔ ہسپانیہ کی عربی درسگاہوں میں یورپ کے طلباء آتے تھے۔ اور یہاں سے طب کا فن حاصل کر کے یورپ میں پھیل جاتے تھے۔ سترھویں صدی کے آخر میں جب اندلس کی طبی درسگاہیں ختم ہو رہی تھیں تو اطالیہ، فرانس اور اسٹریا میں طبی درسگاہیں قائم ہونا شروع ہو گئیں اور وہ علمائے فن جو مسلمانوں کے رو برو زانوئے ادب طے کر چکے تھے۔ انہوں نے یورپ میں دوسروں کو یہ فن سکھایا۔

یورپ اور ممالک اسلامیہ کے درمیان اندلس واسطہ کا کام دیتا تھا۔ ممالک اسلامیہ میں جو تالیفات ہوئی تھیں ان میں سے بیشتر یورپ نے اندلس کے ذریعہ حاصل کر لی تھیں۔ مگر بارھویں صدی میں اندلس کی اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد یہ سلسلہ تقریباً مسدود ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد یورپ اسلامی اجتہادات سے فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ مشرق نے بارھویں صدی کے بعد کے زمانہ میں جو ترقی طب کے میدان میں کی اس سے یورپ یکسر محروم رہا۔ کیونکہ طب یونان کے بعض نادر اور قیمتی تالیفات اس وقت یورپ نہیں پہنچ سکیں۔ علامہ علاء الدین قرشی اور نجیب سمرقندی کی بیش بہا تالیفات میں سے ایک بھی یورپ حاصل نہ کر سکا۔ اسی طرح شرح قانون گیلانی و علامہ گیلانی اور شرح الاسباب کرمانی و سرہندی و شرح موجز ابتدائی کرمانی و تبریزی سے بھی یورپ استفادہ نہ کر سکا۔

بارھویں صدی عیسوی سے پہلے کے اسلامی طبی ذخیرے بھی تمام تر یورپ حاصل نہ کر سکا۔ علی بن عباس کی مشہور کتاب "کامل الصناعۃ" ابو سہل المسیحی (جو فن میں بو علی سینا کا استاد تھا) کی بے مثال تصنیف "مائۃ المسیحی" اور ابن ابی صادق وغیرہ کی بیش قیمت تالیفات سے بھی یورپ فائدہ نہ اٹھا سکا۔

آج دنیا طب کی جس شفا بخشی سے نفع حاصل کر رہی ہے یہ وہی طب ہے جو یورپ کے صاف و شفاف شیشہ بلوریں میں عرب کی مے ارغوان ہے۔ اور یورپ میں جو بلند پایہ محقق ہیں کی زبانوں پر آج بھی احسانات عرب کے تذکرے ہیں۔

مسلمان جہاں جہاں پہنچے اپنے علوم لے کر پہنچے۔ ہندوستان میں اسلام کا دور شروع ہوا تو اسلام کی روحانی اور جسمانی برکتیں اس کے ساتھ تھیں۔ اور یہ طب یونانی ہی تھی جس کا تعلق ان خدا پرست افراد کے ساتھ بھی رہا۔ جو طب کے ذریعہ مخلوق کی خدمت اور نفع رسانی کو رضائے الٰہی اور خوشنودی کا وسیلہ سمجھتے تھے اور وہ قدرت کے اس عام دستور کے مطابق کہ جس جگہ جو مرض پیدا ہوتا ہے وہیں قدرت اس کی دوا بھی پیدا کرتی ہے۔ جنگلوں اور بیابانوں میں دواؤں کو ڈھونڈتے اور تجربوں کے بعد ان کا اپنی قرابادین میں اضافہ کرتے تھے۔

ہندوستان میں جو طب ان کے ساتھ آئی تھی وہ قریب قریب بالکل ہندوستان کے مناسب حال تھی اور ہندوستان میں جتنے موسم ہیں وہ دوسرے ممالک کے ایسے ہی موسموں میں صدیوں سے کامیاب تھی۔ یہی وجہ ہے کہ طب یونانی ہندوستان کے لیے زیادہ کامیاب اور زیادہ بہتر ثابت ہوئی۔

طب یونانی نے ہندوستان آ کر سرکاری طب کی حیثیت اختیار کر لی۔ مغلیہ دور طب اسلامی کا درخشندہ دور تھا۔ اس دور میں طب کا کاروان ترقی کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ ان دنوں بہت سے بلند پایہ اطباء ہندوستان کی سرزمین نے پیدا کیے۔ طب اسلامی مغلوں کی سرکاری طب تھی۔ اطباء کا دربار میں خاص اثر ہوتا تھا۔ اور انہیں بلند پایہ عہدے دیئے جاتے تھے۔ آخری مغل بادشاہ ظفر کے وزیر اعظم حکیم احسن اللہ خاں تھے۔ جو دہلی کے ایک بلند پایہ طبی خاندان میں تھے۔ کلکتہ، دہلی، لکھنؤ، حیدرآباد، پٹیالہ اور پنجاب وغیرہ میں بہت سے طبی مدارس اور طبیہ کالج اطباء کی ذاتی کوششوں سے کھولے گئے۔

انگریز کا دور حکومت آیا تو انگریز نے مسلمانوں کو اپنا رقیب سمجھا اور اس کوشش میں مصروف ہو گیا کہ مسلمانوں کی تہذیب و علوم کو تباہ و برباد کر دیا جائے انگریزی یلغار کی زد میں طب اسلامی بھی آئی۔ ۱۸۳۳ء میں کلکتہ کے مدرسے سے طب اسلامی کے شعبہ کو ختم کر کے میڈیکل کالج قائم کر دیا گیا۔ اسی سال ملک کی سرکاری طب ایلوپیتھی قرار پائی اور طب اسلامی کو اس حق سے محروم کر دیا گیا۔

طب مغرب کے رائج ہونے سے انگریز کو دو طرفہ فوائد حاصل ہوئے۔ ایک تو مغربی طب فاتحین کے تمدن کا لازمی جزو تھی اور وہ اسے ہمارے ملک میں رائج کرنا چاہتے تھے۔ دوسرے اس کی ترویج سے فاتحین کی تجارت کو فروغ ہونا تھا جس سے کروڑوں روپیہ ادویات اور آلات کی قیمت کی صورت میں انہیں مل سکتا ہے۔ ان مصالح کی بنا پر طب اسلامی کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔

حکومت کے ایماء پر میڈیکل ایسوسی ایشن بمبئی نے صوبائی حکومت کی خدمت میں ایک میمورنڈم ۲۵ فروری ۱۹۱۰ء کو پیش کیا۔ جس میں طب یونانی اور ویدک کو ناقص اور وحشیانہ طب قرار دے کر درخواست کی کہ طبی حقوق و اختیار فقط ڈاکٹروں کے لیے مختص کر دیئے جائیں۔

میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ سے برصغیر میں طب اسلامی کے نئے دور کا آغاز ہوا

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں دہلوی کی کوششوں سے ہندوستان کے جلیل القدر اطباء ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے اس طرح ۲۶ نومبر ۱۹۱۱ء کو آل انڈیا ایور ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا قیام عمل میں آیا جس نے میڈیکل ایسوسی ایشن کے میمورنڈم کے خلاف اطباء و عوام کی مدد سے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا۔

اطباء کی مسلسل کوششوں اور اراکین کونسل کی مختلف قرار دادیں پاس ہونے پر مجبوراً حکومت مدراس نے ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو طبی تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر کیا۔ جس نے ۱۷ فروری ۱۹۲۳ء کو اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کی۔

انگریز حکومت نے طبی کمیٹیوں کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے مکمل سرپرستی تو قبول نہ کی۔ البتہ رائے عامہ کے دباؤ کے تحت مدراس میں سکول آف انڈین میڈیسن کا قیام عمل میں لایا۔ اور یو پی میں بورڈ آف انڈین میڈیسن قائم کر دیا۔ صوبہ بہار میں طبی سکول کا اجراء کیا۔ اور بعض دیگر صوبوں میں خیراتی شفا خانوں کا اجراء کیا۔ ۱۹۳۱ء میں بنگال میں یونانی میڈیسن فیکلٹی کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ اور سلہٹ میں گورنمنٹ طبیہ کالج کا اجراء کر دیا گیا۔

جنوری ۱۹۴۷ء میں راجہ غضنفر علی وزیر صحت نے مرکزی طبی تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر کروایا۔ اس کمیٹی کے صدر مشہور سائنس دان ڈاکٹر سر چوپڑا تھے۔ کمیٹی نے رپورٹ میں لکھا۔ کہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ دیسی طب سائنس کے مطابق ہے اور حکومت سے سرکاری سرپرستی کی پر زور سفارش کی جس کے نتیجہ میں ۱۹۴۷ء کے بعد بھارت کے مختلف صوبوں میں آیور ویدک اینڈ یونانی پریکٹیشنرز ایکٹ پاس ہو کر اطباء کی رجسٹریشن عمل میں آئی۔

پنجاب میں طب قدیم کی سرکاری سرپرستی کے حصول کے لیے شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی زیر سرکردگی پہلے جمعیۃ انصار طب اور پھر ۱۹۲۶ء میں پنجاب طبی کانفرنس کے نام سے صوبائی طبی جماعت نے کام شروع کیا۔ اسی جماعت کی کوششوں سے اکثر ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں نے خیراتی یونانی شفا خانے کھولے اور اطباء کو ملازم رکھا۔

یوں تو ہر عمر کے مریض اس موذی مرض کا شکار نظر آتے ہیں۔ عموماً مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ چھوٹی عمر کے بچے اکثر اس مرض میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں۔

اقسام: اگرچہ آنتوں کے اندر تقریباً کئی قسم کے کیڑے پائے جاتے ہیں مگر یہاں صرف تین قسم کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جو کہ عام دیکھنے میں آتے ہیں۔

۱۔ چُرنے چُرنے (تھریڈ ورمز)
۲۔ حب القرع کدو دانہ (ٹیپ ورم)
۳۔ کیچوے (راؤنڈ ورم)

تعریف: چُرنے چُرنے جو بچوں میں زیادہ ہوتے ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے دھاگوں کی شکل میں براز کے ساتھ خارج بھی ہوتے رہتے ہیں۔ رات کو مقعد میں شدید خارش ہوتی ہے۔ بچہ ناک کو کھجلاتا رہتا ہے مُنہ سے رال بکثرت بہتی ہے۔ سوتے میں دانت پیستا ہے۔ سیون میں خارش ہوتی ہے وغیرہ

کدو دانہ: یہ قسم کدو کے مشابہ اور نہ سیاہ ہوتا ہے۔ اس کی خصوصی علامات یہ ہیں کہ مریض کو بھوک زیادہ لگتی ہے۔ ناف کے گرد درد ہوتا ہے۔ مُنہ سے بدبو آتی ہے۔ دیگر مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی نہ کوئی درپیش رہتی ہے۔

کیچوے: یہ کرم اکثر چھوٹی تعداد میں ان کی تعداد ایک دو اور کبھی سینکڑوں کی تعداد میں پیچ در پیچ رہتے ہیں۔ جن کی علامات یہ ہیں۔ پیٹ پھولا رہتا ہے سانس کی تنگی۔ پاخانہ کے ساتھ بلغم جیسی لیسدار رطوبت کا اخراج فم معدہ کی شکایت پیٹ کے بل سونا وغیرہ

یونانی اطباء کا خیال ہے کہ بلغمی رطوبات اور ضعف حرارت کے عمل سے آنتوں کی قوت مدافعت جب کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ کیڑوں کا سبب بن جاتی ہے۔

ڈاکٹری نقطہ نگاہ میں یہ کیڑے بذات خود یا ان کے انڈے پانی یا دیگر ماکولات مشروبات کے ہمراہ معدہ آنتوں میں پہنچ کر مرض کا باعث بنتے ہیں۔

حفظ ما تقدم: جہاں تک ہو سکے پانی صاف ستھرا استعمال کیا جاوے خصوصاً تالابوں۔ جوہڑوں کا پانی اگر میسر ہو تو اُبال کر ٹھنڈا کر کے پینا ضروری ہے گندے گلے سڑے پھل سبزیاں۔ گندے پانی کے قریب اُگنے والی سبزیاں۔ بازاری غیر معیاری مٹھائیاں۔ گڑ شکر جن پر اکثر مکھیاں بیٹھ کر زہر آلود کر دیتی ہیں۔ پرہیز لازمی ہے۔

علاج: ایسے مریضوں کو کبھی کبھار ترش چھاچھ جب ضرورت اور موسم استعمال کرائی جائے۔ یا ترش دہی بھی کھلائی جائے

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

تمباکو کا نام اتنا مشہور ہے کہ بچہ بوڑھا کوئی بھی اس سے ناواقف نہیں ہے کسی نے خوب کہا ہے

تمباکو ہے مشہور بس اس قدر
کہ شاید ہو خالی کوئی اس سے گھر

اس کی دو قسمیں ہیں۔ بستانی اور صحرائی

تمباکو بستانی وہ ہے جس کی کاشت کی جاتی ہے اور جو اکثر ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پھر اس کو کاٹ کر خشک کیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال سگریٹ، حقہ، چلم اور نسوار کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور ان تمام صورتوں میں یہ مضر صحت ہے آج کل تمام مشرق اور مغربی ممالک میں اس کے خلاف آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ اور تحقیق سے ثابت ہو گیا ہے کہ منہ حلق اور پھیپھڑے کا کینسر عموماً اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ تمباکو کے مضر اثرات معدہ، جگر، امعاء اور دل و دماغ پر پڑتے ہیں جس سے طرح طرح کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

تمباکو کی دوسری قسم صحرائی ہے۔ صحرائی تمباکو خود رو پیدا ہوتا ہے۔ عام طور پر ریتلی زمین پر پیدا ہوتا ہے اور اس کی لمبائی دو تین فٹ تک ہوتی ہے۔ اور درمیان میں ایک ڈنٹھل ہوتا ہے جس کے دونوں طرف لمبے لمبے سبز پتے ہوتے ہیں۔ اور اوپر کا حصہ عنڈل نما ہوتا ہے۔ جس پر زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول ہوتے ہیں۔

موجد طب جدید استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب شاہدری نے اپنی کتاب خواص الادویہ میں جنگلی تمباکو پر جو تحقیق فرمائی ہے۔ وہ ذیل میں پیش کی جاتی ہے اور اہل فن سے گذارش ہے کہ صحرائی تمباکو پر مزید کسی کے پاس معلومات ہوں تو ان کو شائع کرا کر برادران فن کو مستفید فرمائیں تاکہ ایک پاکستانی قابل قدر بوٹی پر مکمل تحقیق ہو جو قوم و ملک اور فن کے لیے مفید ثابت ہو۔

الاستاذ الاطباء کی تحقیق

جنگلی تمباکو جس کو لوگ گدڑ تمباکو بھی کہتے ہیں بہت اچھی چیز ہے۔ اغلب ہے کہ یہی گدڑ تمباکو ڈاکٹری ڈیجی ٹیلس ہو۔ میں نے اس دوا کی بہت تحقیق کی ہے۔ ڈیجی ٹیلس کے پتے لا کر اس تمباکو کے پتوں سے ملایا ہے شکل و شباہت میں بالکل ایک جیسے ہیں۔ پھر چکھ کر بھی غور کیا ہے۔ ذائقہ میں بھی چنداں فرق معلوم نہیں ہوتا۔ پھر دونوں کو الگ الگ خفقان القلب اور ضعف قلب کے مریضوں کو کھلا کر بھی دیکھا ہے یکساں مفید پایا ہے لیکن ڈیجی ٹیلس کا پودا سرسبز اور تازہ حالت میں نہیں دیکھا اور نہ کسی دوسرے ماہر نباتات کی تائید حاصل کر سکا ہوں۔ اس واسطے ابھی مزید تحقیق کے وثوق سے نہیں کہہ سکتا ہوں کہ یہ دونوں ایک ہیں یا علیحدہ علیحدہ بوٹیاں ہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ڈیجی ٹیلس نہ ملے تو اس کا استعمال کرائیں۔

اس کی خوراک خشک ہو تو ایک دن تک ہے۔ اگر تازہ سبز ہو تو تین چار دن تک ہے (صفحہ ۱۳۴۔ از تحقیق الادویہ۔ مصنفہ استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب شاہدروی)

استاذ الاطباء نے اپنی یہ تحقیق سمیات کے باب میں بیان کی ہے۔ جہاں بیش کا بیان کیا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ بیش خوردہ کے دل کی حرکت کمزور اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ پہلے اس کا معدہ بذریعہ ٹیوب معدہ یا بذریعہ قے صاف کر کے پھر مقوی قلب اور محرک قلب ادویہ استعمال کرائی جائیں۔ ان ادویات میں حکیم صاحب کی تحقیق کے مطابق دوسرے نمبر پر گذر تمباکو ہے۔ اس کا استعمال صحیح طریقہ پر تیار کر کے کیا جائے تو مفید ہے۔ چنانچہ بیاض استاذ الاطباء میں لکھا ہے کہ نسخہ یوں بنایا جائے۔

سفوف ڈیجیٹال

برگ خشک تمباکو صحرائی ا تولہ چینی ۹ تولہ کو ملا کر بارہ گھنٹے کھرل کیا جائے۔ اور کھرل میں خوب مبالغہ کریں۔ خوراک ۱ تا ۲ رتی مناسب بدرقہ سے۔ فوائد ضعف قلب۔ خفقان اور درد دل کے لیے مفید ہے۔

میں نے حضرت حکیم عبداللہ صاحب مرحوم و مغفور کا رسالہ خواص تمباکو پڑھا ہے۔ حکیم صاحب مرحوم نے صرف تمباکو پر بحث کی ہے۔ ضمناً دو چار نسخوں میں صحرائی تمباکو کا ذکر کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

کشتہ چاندی

ایک تولہ پترہ چاندی کو گرم کر کے صحرائی تمباکو کے پتوں کے پانی میں بجھا دیں۔ پھر اسی تمباکو کے پتوں کا چودہ تولہ نغدہ بنا کر پترہ اس میں رکھ کر آگ چھ سیر کی دیں۔ کشتہ سفید تیار ہوگا خوراک ا رتی ہمراہ مکھن یا بالائی۔ فوائد مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔

بواسیر کا خوراکی نسخہ

مغز تخم نیم ا تولہ۔ مغز تخم دریک ا تولہ۔ صبر ا تولہ۔ رسوت دو تولہ۔ سب کا سفوف بنا کر صحرائی تمباکو کے پتوں کا پانی نکال کر اس میں کھرل کر کے حبوب نخودی بنالیں۔ خوراک ایک گولی صبح و شام پانی سے دیں۔ فوائد: بواسیر بادی اور خونی دونوں کے لیے مفید ہے۔ قبض کشا ہے۔ مسے مرجھا جاتے ہیں۔ دوران استعمال دودھ گھی کا استعمال زیادہ کریں۔

(از خواص تمباکو مصنفہ حضرت حکیم عبداللہ صاحبؒ)

(بقیہ: طب یونانی)

پاکستان قائم ہونے کے بعد آل پاکستان آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے صدر شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی قرار پائے۔ اس کانفرنس اور پنجاب طبی کانفرنس کی شب و روز کی انتھک تگ و دو کے نتیجہ میں حکومت پاکستان نے ۱۰ اپریل ۱۹۵۷ء کو قومی پارلیمنٹ میں طبی رجسٹریشن ایکٹ کی منظوری دے دی اور ۵ مارچ ۱۹۵۸ء کو بورڈ آف یونانی آیورویدک سسٹم آف میڈیسن ایکٹ کی تکمیل کا اعلان ہوا جو بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر معرض التواء میں پڑ گیا اور پھر دوبارہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۵ء کو یونانی آیورویدک اینڈ ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز ایکٹ ۱۹۶۵ء کے نام سے مرکزی اسمبلی میں بوساطت وزیر صحت الحاج عبدالغفور خان ہوتی پیش ہو کر منظور ہوا۔ جلد ہی طبی بورڈ بن گیا جس کے نامزد صدر شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی تھے۔ اس بورڈ نے اطباء کو اے اور بی دو کلاسوں میں رجسٹرڈ کیا۔

چونکہ اب اس فن کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے اس لیے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ اطباء کو تصدیقی سرٹیفکیٹ وغیرہ جاری کرنے کا اختیار بھی ملنا چاہیے نیز دیہات میں شفا خانے کھول کر اطباء کا تقرر کیا جائے۔

٭

تحریر: ڈاکٹر شریف الدین (آر۔ایم۔پی)

۲۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی صبح علاقے بھر کے لیے خاص طور پر اور طب یونانی کے لیے عمومی طور پر ایک اندوہناک خبر لے کر آئی جس کسی نے بھی یہ جانکاہ خبر سنی، اُس کا دل تڑپنے لگا اور آنکھیں غم جدائی میں آنسو بہانے لگیں۔

آج کے دن مولانا حکیم غلام رسول درگاہی جیسی نادر روزگار شخصیت اپنے معصروں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ کر خود راحت و سکون کی ابدی زندگی میں جا بسی۔ مولانا مرحوم کو ہم سے بچھڑے ایک عرصہ بیت رہا ہے۔ مگر ان کی یادیں آج بھی ہمارے دل کے آئینہ خانہ میں اسی طرح محفوظ ہیں جیسے ان کی زندگی میں، کون جانتا تھا کہ دکھیوں کے دکھ بانٹنے والا، غمزدوں کا غمخوار اور اولاد کا محسن باپ ان سب کو اچانک تنہا چھوڑ کر خود اصل زندگی اپنا لے گا۔

آپ کی وفات حسرت آیات پر ملک کے منفرد صحیفہ طب و حکمت ماہنامہ [illegible] نے ان الفاظ میں ہدیہ عقیدت پیش کیا

”گذشتہ دنوں مشہور حکیم مولانا غلام رسول صاحب ولد مولانا شمس الدین صاحب آف بیگہ مہرج پور ۲۲ جنوری بروز جمعرات اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

مرحوم نے اپنے علاقے میں طب یونانی کی بقا کے لیے جو کچھ کیا وہ کسی سے بھی مخفی نہیں۔ انہوں نے اپنی تمام تر زندگی عوام الناس کی خدمت، طب یونانی کی بقا کے لیے جدوجہد اور تبلیغ اسلام میں صرف کر دی۔

حکیم صاحب موصوف نہ صرف ایک ماہر فن طبیب تھے بلکہ علمی اور دینی اعتبار سے بھی اُن کا شمار اپنے علاقے کے بلند کردار اہل فن و کمال اور ممتاز سماجی شخصیتوں میں ہوتا تھا۔

اس کے علاوہ ملک بھر کے اہل علم و فن نے تعزیتی خطوط اور تار دے کر اُن کے صاحبزادوں سے اپنی دلی ہمدردیوں اور مولانا کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

مولانا حکیم غلام رسول درگاہی کو علم طب کا فن اپنے آباء سے ملا تھا۔ ان کے جد امجد مولانا درگاہی جالندھر سے ہجرت کر کے گجرات آباد ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا شمار اپنے وقت کی معروف شخصیتوں میں ہوتا تھا۔ اس خاندان کا ہر چشم و چراغ علم طب اور علم دین میں بلند درجہ کمال رکھتا تھا۔ آج بھی اس خاندان کا بچہ بچہ علم و دانش کی دنیا میں کسی سے [illegible]

مولانا [illegible] اگرچہ کہیں بھی مستقل طور پر زانوئے ادب طے کر کے علم طب حاصل کرنے کا موقع نہ ملا پھر بھی آپ نے اپنے والد گرامی مولانا حکیم شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی محنت اور لگن سے اس فن کی کتب اور عملی ضروریات کا مطالعہ کیا۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے تک آپ اس فن میں خاصی مہارت حاصل کر چکے تھے۔ اس کے بعد آپ موہڑہ شریف چلے گئے جہاں حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی رح سے اکتساب فیض کیا اور جسمانی علاج کے ساتھ ساتھ روحانی منازل بھی طے کیں۔ مولانا مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے۔ ”جو طبیب جسمانی مرض کے

ساتھ رُوحانی علاج نہ کر سکے وہ کامل طبیب نہیں ہو سکتا۔" ایک
طویل عرصہ موہڑہ شریف میں خدمات انجام دینے کے بعد آپ اپنے
آبائی وطن واپس آئے۔ اور پھر مختلف حکماء اور اطباء سے ملاقاتیں
فرماتے رہے۔

جب یونانی اطباء کی رجسٹریشن کا مسئلہ اُٹھا تو آپ نے علاقے
کے حکماء کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں یادگار خدمات انجام دیں۔ تحریک
پاکستان کا مسئلہ آیا تو علماء کی صف میں شامل ہو کر مسلم لیگ کی حمایت
کی۔ مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا مسئلہ اُٹھا تو آپ نے
بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اس وقت تک دم نہ لیا جب تک
تحفظِ مقام مصطفےٰ نہ ہوا۔ نظام مصطفےٰ کی تحریک کے سلسلہ میں آپ
ہمیشہ کوشاں رہے۔

اطباء کا حلقہ ہوتا یا علماء کا آپ کی شخصیت ان سب میں
بالکل منفرد نظر آتی۔ سُرخ و سپید رنگت وجیہہ قامت۔ سیاہ ریش
سفید لباس زیب تن کیے ان کی شخصیت پورے حکماء کے ساتھ سب
میں نمایاں ہوتی۔ آپ نے تحریر اور تقریر دونوں میدانوں میں نمایاں
خدمات انجام دیں۔ زندگی بھر خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے
دور دراز علاقوں سے لوگ آ کر آپ کے علمی مضامین سے مستفید
ہوتے۔ ہر مکتبہ فکر کے علماء آپ کی عزت و تکریم کرتے۔ آپ نے
کبھی بھی کسی کی دل آزاری کرنا گوارا نہ کی۔ آپ کی تقریر مدلل اور
چاشنی دار ہوتی تھی۔ عمر بھر تبلیغ قرآن اور اشاعت سیرت نبوی میں
مصروف رہے۔

آپ کے مطب میں مریضوں کے ساتھ ساتھ اطباء کا ہجوم
گھرا رہتا تھا۔ ملاقاتی حضرات آپ سے اپنے فن کو چمکانے میں
مدد حاصل کرتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ کا خاندان علم
کیمیاگری میں بھی ماہر تھا۔ آپ کے بارے میں یہ بات عام تھی
کہ آپ اعلیٰ پائے کے کیمیا گر تھے۔ دور دور سے کیمیاگری کے
شوقین آپ کے پاس حاضر ہوتے اور باہمی مشورے کر کے فیضیاب
ہوتے۔ ان کے محاسن کو اگر لکھتا چلوں تو میرے خیال میں
ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔

میرے پاس آپ کے عطا کردہ چند نسخہ جات اور
عملیات موجود ہیں۔ خلق خدا کے افادہ کے لیے ارسال ہیں۔
تاکہ عوام الناس مرحوم کے تجربات سے استفادہ کر سکیں۔ جو بھی
انہیں بنائے اور استعمال کر کے فائدہ پائے مرحوم کی روح
کے لیے ضرور دُعا کرے۔

کشتہ قلعی

بازار میں عام فروخت ہونے والی اچھی قسم کی پانچ تولہ
قلعی لے لیں۔ اس کو ایک کڑچھی میں ڈال کر پگھلائیں جب اچھی
طرح پگھل جائے۔ تو کسی برتن میں پہلے سے لیے ہوئے
دس تولہ تیل سرسوں میں آہستہ آہستہ الٹ دیں۔ پھر قلعی
نکال کر پگھلائیں۔ اور تیل میں اُلٹیں یہ عمل سات مرتبہ کریں
قلعی صاف ہو جائے گی۔ اب ایک تولہ پارہ کو کسی کھرل میں
لیں اور قلعی گرم کر کے آہستہ آہستہ اس میں ڈال کر ہلائیں
دونوں آپس میں مل جائیں گے۔ اب اسے کوٹ کر چپڑا کو کاٹ
کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنائیں۔ ایک پرانی بوری لے کر اس پر
ایک سیر بھنگ یا مہندی کے پتے کوٹ کر کچھ ڈال لیں ان
کی تہہ بنائیں اور اوپر یہ ٹکڑے بچھا دیں۔ پھر اور پتوں کی تہہ
بنائیں۔ اور پھر باقی ٹکڑے بھی ڈال دیں۔ پھر باقی پتے ڈال
کر بوری کو مضبوطی سے گولائی میں لپیٹ کر اور تار سے کس کر
باندھ دیں۔ اوپر مزید پرانی بوری یا کپڑا لپیٹ لیں پھر کسی
کونہ میں جہاں ہوا کا زیادہ گزر نہ ہو رکھ کر آگ لگا دیں
صبح اٹھ کر آرام سے کھولیں اور ٹکڑے نکال کر ان کو دیکھیں
تاکہ سہاگہ علیحدہ ہو جائے۔ اب انہیں کھرل میں ڈال کر
باریک کریں اور کپڑ چھان کر کے کام میں لاویں۔ نہار منہ ۳
رتی خوراک مکھن کے ہمراہ استعمال کریں۔ اگر سخت ٹکڑے

پک جائیں تو انہیں دوبارہ ترکیب بالا سے تیار کریں۔ انشاء اللہ پیام شفا لائے گی

اکسیر ہاضم

پودینہ ۲½ تولے کالی زیری ۲½ تولے۔ اجوائن ۵ تولے نمک سیاہ ۲½ تولے۔ گڑ پرانا ۲½ تولے۔ پھول مدار ۲½ تولے۔ سب کو باریک کرکے سفوف بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک

برائے درد باؤ بادی

ہینگ ۵ تولہ کو روغن گاؤ ۵ تولہ میں بریاں کریں نیچے اتار کر ۵ تولہ گڑ پیس کر ملالیں۔ گولی بقدر دانہ نخود تیار کریں۔ ایک تا دو گولی ہمراہ نیم گرم پانی۔ تمام قسم کے درد کے لیے مفید ہے

عمل برائے احتلام

آجکل نوجوان طبقے میں احتلام کا مرض اپنے عروج پر ہے اگر کسی عزیز کو یہ شکایت ہوگئی ہو تو ادویات کے ساتھ ساتھ حسب ذیل عمل بھی کریں۔ انشاء اللہ انتہائی جلد اس موذی مرض سے چھٹکارا مل جائے گا۔ میرا تجربہ شدہ ہے بے بہا فوائد کا حامل ہے۔

رات کو بعد نماز عشاء باوضو تین مرتبہ آیۃ الکرسی معہ اول و آخر درود پاک پڑھ کر اپنے داہنے ہاتھ پر پھونک لیں۔ جب رات کو بستر پر سونے کے لیے بستر پر جائیں تو شہادت کی انگلی سے اپنے سینے پر یہ الفاظ لکھیں "الٰہی بحق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شفا فرما" پھر اپنے پورے بدن پر اپنا داہنا ہاتھ پھیر دیں اور سو جائیں۔ انشاء اللہ چند روز میں ہی فوائد بے شمار ظاہر ہوں گے۔

انشاء اللہ آئندہ بھی حاضری دینے کی کوشش کروں گا۔

بقیہ: دیدان شکم

مندرجہ ذیل نسخہ جات جو کہ آزمودہ ہیں درج ہیں

(۱) پھلکا توت سیاہ ۲ تولہ۔ شاہترا ۲ تولہ۔ چھلکا بیخ انار ترش ۲ تولہ۔ قند سیاہ ۲ تولہ۔ نصف سیر پانی میں جوش دے کر چھان کر صبح شام خالی پیٹ جوان اور بچوں کو حسب عمر۔

(۲) کمیلہ۔ بابڑنگ۔ افسنتین رومی۔ برگ نیم۔ چرائتہ تلخ۔ جاکسو ہموزن۔ حلتیت بریاں نصف وزن باریک کرکے پانی کی مدد سے نخودی گولیاں بنالیں۔ جوان دو گولی صبح و شام بچوں کو نصف خوراک ہمراہ پانی۔

(۳) کمیلہ ۴ رتی روزانہ دہی مناسب میں ملاکر تین روز استعمال کے بعد چوتھے دن کسٹرآئل ایک خوراک دودھ میں دیں۔

(۴) کمیلہ برگ آڑو۔ برگ اڈوسہ۔ بوٹی ہزار دانی۔ قند سیاہ ہموزن نخودی گولیاں۔ ۲ گولی صبح و شام ہمراہ پانی۔

(۵) زرد چوب (ہلدی) بابڑنگ ہموزن سفوف کریں۔ ۴ رتی صبح و شام ہمراہ پانی بچوں کو نصف وزن۔

طبیہ کالجوں میں نصابی کتب کا مسئلہ

طب اسلامی ہمارے اسلاف کا قابل فخر سرمایہ ہے جس کی ترویج و ترقی کی بدولت جہاں ہم اپنے اس اسلامی ورثے کو سربلند کر سکتے ہیں، وہاں اس طریق علاج کی بدولت دکھی انسانیت کی خدمت کے بھی وسیع مواقع حاصل کیے جائیں۔ خصوصاً دیہی علاقوں کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلے میں طب اسلامی کو ایک خصوصی مقام حاصل ہے لیکن ماضی میں طب اسلامی کی افادیت اور اہمیت کے باوجود اس کی ترقی کے لیے مناسب مواقع فراہم کرنے کی ضرورت کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ موجودہ حکومت نے جہاں شعبہ ہائے زندگی کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لیے توجہ دی۔ وہاں طب اسلامی کے فروغ کو بھی شدت سے محسوس کیا گیا۔ اسی مقصد کے لیے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی صدارت میں اسلام آباد میں قومی ترقیاتی طبی کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا گیا تاکہ اس کانفرنس کی تجاویز کی روشنی میں طب اسلامی کے فروغ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اس کانفرنس میں دوسرے معاملات کے علاوہ طبیہ کالجوں کی تدریس اور ان کے معیار کو بہتر بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لیے قومی طبی کونسل کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ جس کے مقاصد میں طبیہ کالجوں کی ترقی کے علاوہ طبیہ کالجوں کے لیے نصابی کتب کی فراہمی کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ لیکن طبیہ کالجوں کے طلباء کو ان کتب کے حصول میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ جو کتابیں کونسل کی جانب سے تجویز کی گئی ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کتب ناپید ہیں۔ بیشتر کتابیں کئی کئی سال پہلے شائع کی گئی تھیں۔ اور ان کے دوسرے ایڈیشن شائع نہ ہونے کی وجہ سے وہ کتابیں مارکیٹ میں دستیاب نہیں۔ ان میں لغات منافع الاعضاء، علم الادویہ قدیم، ماہیت الامراض، علم الجراحت، امراض اطفال، تاریخ طب اور دواسازی کی کتب بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بعض دوسری کتابوں کے بارے میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ فی الحال کسی اور مصنف کی پڑھائی جائیں اور جب نامزد مصنفین کی کتابیں شائع ہوں گی تو پھر طلباء دوبارہ دوسری کتب حاصل کرنے پر مجبور ہوں گے۔ کتابیں نہ ملنے کی وجہ سے طبیہ کالجوں کے طلباء کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اور ان کی تعلیم بھی متاثر ہو رہی ہے۔ ایک طرف تو طبیہ کالجوں کے معیار کو بلند کرنے کے لیے انتظامیہ کو مشکلات سے دوچار کیا جا رہا ہے۔ لیکن دوسری جانب تعلیم کی اصل بنیاد یعنی نصابی کتابوں کی فراہمی کے معاملہ میں طالب علموں کے لیے مسائل پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلی کوشش تعلیم کی بنیادی ضرورت یعنی نصاب کی تعلیق اور معیاری نصابی کتب کی فراہمی کی جانب بھی توجہ دی جائے کیونکہ نصابی کتب کے بغیر کوئی بھی "معیار" بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

☆

گذشتہ سے پیوستہ

الحب قدیم ہیں

نبض کی اہمیت

نبض قوی اور نبض صلب میں نباض کو اشتباہ اکثر ہو جاتا ہے۔ ان دونوں نبضوں میں فرق یہ ہے کہ نبض قوی میں بزور دبانے سے انگلیاں دب جاتی ہیں مگر نبض کی قوت ان انگلیوں کو فوراً مدافعت کرکے اوپر کو اٹھا دیتی ہے لیکن نبض صلب میں انگلیاں دبانے سے نہیں دبتی ہیں۔ اور نہ وہ مدافعت کرکے انگلیوں کو اوپر اٹھاتی ہیں۔

نبض کی پانچویں جنس نبض کا زمانہ سکون ہے اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ متواتر۔ متفاوت اور معتدل متواتر وہ نبض ہے۔ کہ دو قرعہ یعنی ٹھوکروں کے درمیان جو وقفہ محسوس ہوتا ہے۔ وہ بہت مختصر ہو اور نبض متفاوت اس کے برعکس یعنی دو قرعہ کے درمیان کا وقفہ زیادہ مختصر نہ ہو اور اس جنس کی معتدل وہ نبض ہے۔ جو ان دونوں نبضوں کی متوسطانہ حالت میں ہو۔

نتائج: نبض متواتر سے قوت حیوانی کے ضعف کا پتہ چلتا ہے۔ خواہ حرارت کے سبب سے ہو یا برودت کی وجہ سے۔ اگر نبض متواتر کے ساتھ نبض سریع بھی جمع ہو جائے تو یہ نبض شدت حرارت اور ترویح قلب کی احتیاج کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اگر نبض متواتر عظیم کے ساتھ ہو۔ تو قوت حیوانی کے ضعف کے بجائے قوت حیوانی کی قوت کو بتاتی ہے۔ کیونکہ نبض عظیم بغیر قوت کے نہیں ہوتی ہے بہر حال نبض متواتر سے قوت حیوانی کے ضعف اور قوت دونوں کا پتہ چلتا ہے۔ شرائط کے ساتھ لیکن ترویح کی احتیاج دونوں حال میں برقرار رہتی ہے اور نبض متفاوت سے قوت حیوانی کے غلبہ کا پتہ چلتا ہے۔ اگر عظم اور سرعت کے ساتھ ہو۔ لیکن اگر نبض متفاوت صغیر اور بطی ہو۔ تو وہ سقوط قوت کی علامت ہے اور اس جنس کی نبض معتدل وہ ہے جو تواتر اور تفاوت کے درمیان ہو۔ لیکن اس جنس کی نبض معتدل کے مقابلے میں نبض متفاوت اچھی سمجھی جاتی ہے۔ بشرطیکہ نبض متفاوت کی علت قوت ہو۔

نبض کی چھٹی جنس تجویف یعنی ملاؤ کی مقدار ہے یعنی اس چیز کی مقدار معلوم کی جاتی ہے۔ جو رگ کے جوف میں ہے۔ قطع نظر جرم رگ کے اس جنس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ ممتلی۔ خالی اور معتدل نبض ممتلی بدن یا شرائین میں خون اور روح کی وافر مقدار کو ظاہر کرتی ہے اور نبض خالی خون اور روح کی قلت مقدار کو بتاتی ہے اور اس جنس کی نبض معتدل خون اور روح کی اوسط مقدار پر

دلالت کرتی ہے۔

نکتہ: اس موقع پر یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ صرف ممتلی سے سارے بدن سے امتلائی یعنی خون اور روح سے بھرے ہونے کا حکم نہ لگانا چاہیے۔ تا وقتیکہ دوسرے آثار امتلاء کے ظاہر کرنے کے لیے معاون نہ ہوں۔ اسی طرح صرف خالی یعنی خلا نبض سے بدن میں کمی خون اور روح کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ تا وقتیکہ دوسرے امراض بھی اس کی تائید نہ کریں کیونکہ ممکن ہے بلکہ کثیر الوقوع ہے۔ کہ کسی کا بدن خون غلیظ غیر صالح سے بھرا ہوتا ہے مگر اس قسم کا خون شریان میں زیادہ نافذ نہ ہونے کی وجہ سے اس میں خون کم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بدن میں خون کم ہو مگر شریان میں زیادہ ہو۔ جبکہ بدن کا خون صالح النفوذ ہو۔ اور شریان کی قوت جاذبہ زیادہ ہو۔ اس وجہ سے شریان خون کی زیادہ مقدار جذب کرے گی اور ممتلی ہو جائے گی۔ اگرچہ بدن میں خون کی مقدار کم ہے لیکن عموماً یہی ہوتا ہے کہ بدن صالح خون سے بھرا ہوتا ہے جس سے شریان بھی خون سے بھر جاتی ہے۔ اور ممتلی ہو جاتی ہے۔

نبض کی ساتویں جنس جرم رگ کی کیفیت ہے

کیفیت سے یہاں مراد صرف فاعلی کیفیت حرارت اور برودت ہے جس سے لمس کے ذریعے رگ نبض کی حرارت اور برودت معلوم کر کے جوف رگ سے خون اور روح کی گرمی اور سردی کی تحقیق کی جاتی ہے۔ اس جنس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ حار بارد اور معتدل۔ حار نبض رگ کے تجوی یعنی خون اور روح کی گرمی کی نشاندہی کرتی ہے۔ اور بارد نبض اس کے خون اور روح کی سردی کو بتاتی ہے۔ اور اس جنس کی نبض معتدل جوف رگ کے خون و روح کی اعتدالی حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس جنس میں ملمس شریانی کو دیکھ کر اور ٹٹول کر بدن کے دوسرے غیر شریانی حصوں کی برودت اور حرارت کے احوال کا پتہ دریافت کیا جاتا ہے۔

نبض کی آٹھویں جنس وزن حرکت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ قیاس کے ترازو میں دونوں حرکت انبساطی اور انقباضی زمانہ کے ساتھ دونوں انبساطی اور انقباضی سکون کے زمانہ کو باہم موازنہ کریں۔ اور یہ معلوم کریں کہ دونوں حرکتوں کے زمانہ کی مقدار برابر ہے یا کم و بیش ہے۔ اور دونوں زمانوں کے زمانہ کی مقدار یکسانیت ہے۔ یا تفاوت ہے۔ اسی طرح ہر ایک حرکت اور سکون کے باہمی زمانہ کی نسبت کیسی ہے ان باتوں سے باہمی نسبت کیسی ہے۔ ان باتوں کے لحاظ سے نبض کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کا نام جید الوزن ہے اور دوسری کا نام ردی الوزن ہے جید الوزن وہ نبض ہے جس کی دونوں حرکتوں اور دونوں سکونوں کے زمانہ میں جو نسبت ہے وہ اسنان بلدان فصول اور انواع تدابیر کے لحاظ سے اپنے مجرائے طبعی کے مطابق جاری ہے۔ مثلاً بچوں کی نبض کی حرکت انبساطی ان کی انقباضی حرکت سے زیادہ سریع ہو کیونکہ اس سن و عمر میں نسیم بارد کے جاذب حاجت بخار دخانی کے دفع کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور جذب نسیم کے لیے حرکت انبساطی کا سریع تر ہونا ضروری ہے بہر حال اگر نبض کی حرکت و سکون کی نسبت محفوظ ہے۔ تو وہ جید الوزن ہے۔

ردی الوزن کی تین قسمیں ہیں۔ مجاوز الوزن اور مبائن الوزن اور خارج الوزن۔ مجاوز الوزن وہ نبض ہے جو کسی سن یعنی عمر والے کی نبض کی نسبت اس کے متصل سن والے شخص کی نبض جیسی ہو۔ مثلاً کسی بچے کی نبض جوان شخص کی نبض جیسی ہو۔ یا کسی جوان کی نبض بوڑھے شخص کی نبض جیسی ہو۔ مثلاً بچے کی نبض بوڑھوں کی نبض جیسی ہو یا بالعکس اور

خارج الوزن نبض وہ ہے کہ کسی کی نبض دوسرے کسی سن والے شخص کی نبض کے مطابق نہ ہو۔ مثلاً کسی تندرست اور صحیح آدمی کی نبض رعشہ والے مریض کی مانند ہو۔ ظاہر ہے ارتعاشی نبض کی نسبت اسنان ثلاثہ یعنی بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں سے کسی کی نبض کی طرح بحالت نہیں ہے۔

اس موقع پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ خارج الوزن کا یہ نام اس لیے وضع کیا گیا ہے۔ کہ ہر سن و عمر کے لیے جو طبعی وزن مخصوص ہے۔ اس سے وہ خارج ہے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ خارج الوزن کا کوئی وزن ہی نہیں ہے اس لیے کہ جس قسم کی نبض ہو۔ اس کا بھی ایک وزن ضرور ہوتا ہے۔ بہر حال جید الوزن نبض اعتدالی حال کی دلیل ہے اور ردی الوزن رداءت حالی کی اور جس قدر مجرائے طبعی سے باہر نبض ہوگی رداءت زیادہ ہوگی۔

نبض کی نویں جنس استوار اور اختلاف ہے جس نبض میں استوا ہو اسے نبض مستوی کہتے ہیں اور جس میں استوار نہ ہو بلکہ اختلاف ہو وہ نبض مختلف ہے۔ نبض مستوی وہ ہے جس کے تمام اجزاء میں مماثلت مشابہت اور یکسانیت ہو۔ نبض کے اجزاء میں مشابہت کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ مشابہت کی ایک صورت نبض کے قرعات یعنی ٹھوکروں میں ہوتی ہے۔ دوسری مشابہت ایک ہی نبض کے اجزاء میں ہوتی ہے۔ قرعہ میں مشابہت کا مطلب یہ ہے کہ نبض میں جب تغیر واقع ہوتا ہے۔ تو اکثر بار قرعہ میں ہو جاتا ہے۔ یہ عمومی حالت ہے۔ ورنہ اس سے کم قرعہ میں بھی تغیر کا ہونا ممکن ہے اور زیادہ سے زیادہ ۳۵ قرعات کے اندر ہوتا ہے اگر ۳۵ قرعات تک یکساں ہوتا رہے تو وہ نبض مستوی کہی جاتی ہے۔ اور نبض کے اجزاء میں مشابہت کے معنی یہ ہیں کہ اگر ایک نبض میں عظم ظاہر ہو تو اس ایک نبض میں اول سے آخر تک عظم ہی ظاہر ہو اور اگر نبض صغیر ہو تو اس میں بھی اول سے آخر تک صغر ہی کی حالت قائم رہے۔ غرض پوری نبض میں حرکت و سکون۔ قوت، مقدار اور تواتر کی حالتوں میں یکسانیت قائم ہو اور قرعہ اور اجزائے نبض میں یکسانیت قائم ہو تو یہ نبض مستوی کہی جائے گی۔ جو بدن کے حسن حال پر دلالت کرے گی اور اگر اس کے خلاف ہے تو وہ نبض مختلف کے نام سے موسوم ہوگی اور وہ بدن کے عدم حسن حال کی دلیل ہوگی۔

یہ مختصر بیان بساط یعنی مفرد نبض کا ہے انہی بساط سے مرکب نبض بنتی ہے جس کے آثار علامات اور نتائج کی بنا پر مرکب نبضوں کے نام جداگانہ رکھے گئے ہیں۔ ان کی تعداد بھی بہت ہے۔ چند مرکب نبضوں کے نام یہ ہیں عظیم، صغیر، غزالی موجی، دودی، نملی منشاری، ذنب الفار، ذوالفترہ، مرتعش۔

عظیم نبض وہ ہے جو طول، عرض اور عمق میں زیادہ ہو یعنی عظیم نبض تین بسیط نبضوں سے مرکب ہوتی ہے۔ اس عظیم نبض سے تین باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اول یہ کہ مریض میں حرارت زیادہ ہے اور بہت زیادہ ترویج کا محتاج ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کی قوت حیوانی قوی ہے اور رگ کو حرکت دینے پر قادر ہے۔ تیسرے یہ کہ رگ میں قوت محرکہ کے اثر کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے یعنی جرم رگ میں نرمی ہے صلابت اور سختی نہیں۔ صغیر نبض میں عظیم نبض کے ساتھ باتیں ہوں گی یعنی حرارت کی کمی۔ قوت حیوانی کی اور رگ میں قوت محرکہ حیوانی سے تاثر کی کمی۔ بشرطیکہ غذائی مادہ یا خلط مادہ سے دب کر نبض صغیر نہ ہوگئی ہو۔

یہ امر بھی ذہن نشین رہنا چاہیے کہ ترویج کا مقصد جب تک عظم یعنی اقطار ثلاثہ کی زیادتی سے پورا ہو سکتا ہے نبض میں سرعت نہیں ہوتی۔ لیکن جب یہ مقصد عظم سے پورا نہیں ہوتا۔ اس وقت نبض سرعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر سرعت سے مقصد برآری ہوتی ہے تو نبض میں اثر پیدا ہو جاتا ہے بشرطیکہ

قوت حیوانی کافی اور مساعد ہو۔

مرکب نبض کی ایک قسم غزالی ہے۔ لفظ غزالی غزالہ سے بنایا گیا ہے۔ جس کے معنی ہرنی کے ہیں۔ ہرنی کی چھلانگ کی حرکت اتنی تیز ہوتی ہے کہ دیکھنے والوں کو زمین پر اس کے پاؤں دھرنے کا منظر نظر نہیں آتا۔ اس غزالی نبض کو ہرن کی تیز رفتار سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اسی نبض میں نباض کی انگلیوں میں نبض کی پہلی ٹھوکر لگتی ہے۔ پھر دوسری ٹھوکر اس تیزی سے لگتی ہے کہ پہلی ٹھوکر کے واپس ہونے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اس کی ٹھوکریں مسلسل نباض کی انگلیوں میں لگتی رہتی ہیں۔ اس نبض میں بھی مریض کو ترویح کی شدید احتیاج ہوتی ہے نبض مرکب کی ایک قسم موجی ہے۔ اس نبض میں رگ کے اجزاء میں طول عرض اور عمق کا اختلاف ہوتا ہے نیز رگ میں امتلا بھی ہوتا ہے یعنی اس میں بلغمی مادہ کی کثرت ہوتی ہے موجی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح تالاب میں کسی سخت چیز کے پھینکنے سے موج کا ایک بڑا دائرہ بن جاتا ہے۔ جس کے بیچ میں موجوں کے چھوٹے چھوٹے کئی دائرے بن جاتے ہیں۔ اسی طرح نبض موجی میں تموجی دائرے پیدا ہو جاتے ہیں۔ نبض موجی فرط رطوبت کو ظاہر کرتی ہے۔ اور یہ استسقاء، ذات الریہ (نمونیہ) فالج سکتہ اور شراب نوشی کی کثرت کی حالت میں ہوتی ہے۔ بحالت بخار اگر نبض موجی ہو۔ تو اس سے ظاہر یہ ہو گا کہ مریض کو اب پسینہ زیادہ آئے گا نیز نرم اعضاء کے ورم میں نبض موجی ہوتی ہے جیسے دماغ اور پھیپھڑے کا ورم ہے۔

مرکب نبض کی ایک قسم دودی ہے۔ دود کے معنی کیڑے کے ہیں۔ اس نبض کی حرکت کیڑے کی طرح ہوتی ہے۔ اس لیے اس کا نام حرکت کرم کی مشابہت سے رکھا گیا ہے۔ اس نبض کی حالت بھی بلندی و پستی آگے اور پیچھے ہونے میں موجی کی طرح ہوتی ہے لیکن دودی نبض عریض اور ممتلی نہیں ہوتی۔ اور اس کا تموج بھی کمزور ہوتا ہے۔ اس نبض دودی سے مریض کی قوت کے سقوط کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن اس میں پوری قوت ساقط نہیں ہوتی ہے

مرکب نبض کی ایک قسم نملی ہے۔ نمل کے معنی چیونٹی کے ہیں اس نبض نملی میں چیونٹی کی سی خفیف حرکت ہوتی ہے اور حرکت انتہائی صغر اور تواتر کی حالت میں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نبض کے مریض میں قوت نہایت کمزور ہوتی ہے۔ اور اس سے مریض کے کمال سقوط قوت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ نبض موت کی علامت ہے۔ جو مرنے کے قریب چلتی ہے لیکن نوزائیدہ مولود میں نملی نبض فطری قرار دی گئی ہے۔ اس میں یہ نبض موت کی علامت نہیں ہے۔

مرکب نبض کی ایک قسم منشاری ہے۔ منشار کے معنی آرہ کے ہیں۔ اس نبض میں آرے جیسی حرکت ہوتی ہے۔ اس لیے اس نبض کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ اس نبض میں صلابت یعنی سختی ہوتی ہے۔ اور اس کے قرعہ اور شہوق میں اس طرح اختلاف رہتا ہے۔ کہ یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ نباض کی بعض انگلیوں کو نبض نیچے اترتے وقت ٹھوکریں مار رہی ہوتی ہے۔ یہ نبض منشاری عصبانی اعضائیں بڑے گرم ورم کو ظاہر کرتی ہیں اگر دماغ کی دو جھلیوں میں سے کسی ایک میں یا ذات الجنب اور ذات الصدر کی جھلی میں دموی یا صفراوی ورم ہو جائے۔ تو یہی منشاری نبض اس ورم کو ظاہر کرے گی، چونکہ منشاری نبض میں مریض کی قوت قوی ہوتی ہے اس لیے یہ نبض متواتر اور سریع ہو گی کیونکہ سرعت بغیر قوت کے نہیں ہوتی ہے۔

مرکب نبض کی ایک قسم ذنب الفار ہے۔ ذنب الفار کے معنی چوہے کے ہیں۔ یہ نبض چونکہ چوہے کی دم سے مشابہت رکھتی ہے۔ اسی لیے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے اس نبض کی حرکت تدریجی طور پر رگ کے اجزاء میں کمی سے زیادتی کی طرف اور زیادتی سے کمی کی طرف چلتی ہے جیسے چوہے کی دم ہوتی ہے۔
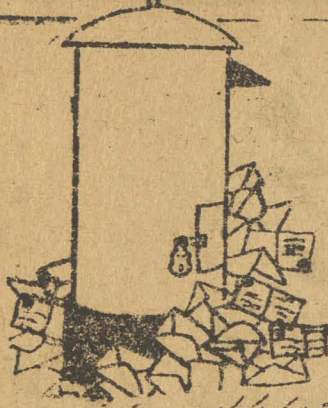
آپ کا خط ملا

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم

اس خط کے ہمراہ امراض راس کی بابت میرے مجرب نسخہ جات اور معمولات طبیب امید ہے کہ درج رسالہ فرما کر قارئین اکرام کو فائدہ اٹھانے کی اور مجھے دعائیں حاصل کرنے کا موقع فراہم کریں گے۔

آپ کا مخلص ——— حکیم معین الدین احمد

دردِ سر

دماغ اور اس کا فعل۔ دماغ جسم انسانی کا وہ عضو رئیس ہے جس میں روح انسانی رہتی ہے اور اس کے ذریعے سے ہمیں خالق کائنات نے چیزوں اور اس کے اچھے برے کام اور شناخت شکل کی تمیز بخشی ہے۔ اور اس کے ذریعے سے ہم اپنی جسمانی تکالیف و لذات کو سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اور ان سے بچنے اور ان پر قابو پانے کے طور طریقہ وضع کرتے ہیں۔ اس کا نقص تمام جسمانی تکالیف و نقائص کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے علاج میں کوتاہی نہ کریں۔ اسی سلسلہ میں دردسر کے لیے نسخہ حاضر ہے۔

۱۔ اکسیر دردِ سر: بادیان مقشر ۹ ماشہ۔ کشنیز مقشر ۵ ماشہ۔ مندی ۵ ماشہ۔ نبات سفید ا تولہ۔ تمام چیزوں کو باریک پیس کر رکھیں۔ ۲۔۶ ماشہ صبح و شام پانی کے ہمراہ کھائیں۔

دردِ سر کی بہت سی اقسام جن کا پہچاننا اور سمجھنا ماہرین کا کام ہے مذکورہ دوا سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوران سر آنکھوں میں اندھیرا آنا کمزوری دماغ کمزوری نظر اور گرمی دماغ کے لیے بھی مفید ہے۔ مزید انگزائٹی کے لیے بھی مفید ہے۔ ہیجان میں اکثر ہیجش و سنگرہنی میں استعمال کرانے کامیاب ثابت ہوئی۔

(۲) مغز کشنیز خشک ۲ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ ابریشم ا تولہ۔ ایمی فیرین ۳ ماشہ نیٹینسٹین ۳ تولہ سنکھیہ ماشہ ٹرائی ۹ ماشہ۔ شکر سفید ۲ تولہ (میٹھی شکر کے بجائے گلوکوز استعمال کرنا ہو)۔ تمام ادویات کو باریک کرکے صحیح اوزان سے ملا کر نگاہ رکھیں۔ اتا ۲ ماشہ پانی سے کر کھائیں۔ دس منٹ کے بعد گرم دودھ ایک پیالی نوش کریں۔ اگر ضرورت رہے تو دوسری خوراک کھائیں۔ مگر اس کی ضرورت کم پڑتی ہے۔

فوائد: جملہ اقسام دردِ سر یا عیسائی یا وسیم پیچ اکسیر صفت ہے۔ لطف یہ ہے کہ نہ ضعف قلب کا خطرہ نہ دوسری حدود کی طرح نقصان کا ڈر۔

ایک نسخہ پرانے اور مزمن دردِ سر کے لیے ملاحظہ ہو۔

(۳) بادیان ا تولہ۔ فلفل سیاہ۔ فینیسٹین۔ تخم دھتورہ۔ زنجبیل ہر ایک ۹ ماشہ۔ صمغ عربی ۳ ماشہ۔ پرانے حب نسخہ میں اضافہ ہے اور بہت مفید ہو گیا ہے۔

تمام دواؤں کو باریک پیس کر گوند کی مدد سے چھوٹی گولیاں بنائیں۔

ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ شیر استعمال کریں۔ انشاء اللہ مدتوں کے دردِ سر سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

حکیم سید معین الدین احمد

پتہ: بنگلو۔ مارکیٹ روڈ۔ [illegible]

از قلم: حکیم سیّد اکرام حسین سیکری

عمل تنکاری: قلاع، بثور دہن اور مُنہ کے زخموں کے لئے مفید ہے۔

سہاگہ بریاں لیا ہُوا ۶ ماشہ۔ شہد خالص ۱½ ۲ تولہ، باہم ملا کر رکھیں اور پھریری سے مُنہ کے اندر لگائیں۔

دوائے گلسرخ:

مُنہ کے چھالوں کو دور کرنے میں نہایت مفید ہے۔

گلسرخ ۳ ماشہ۔ کتھہ سفید ۳ ماشہ۔ شورہ قلمی ۳ ماشہ۔ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ باریک کر کے بقدر ایک ماشہ دن میں کئی بار چھالوں پر ملیں۔

سفوف ملیریا:

یہ سفوف ملیریا بخار کو دور کرنے میں بے حد مفید ہے قابل قدر اور موثر نسخہ ہے۔ چڑھے ہوئے بخار کو اتار دیتا ہے۔ بخار سے قبل استعمال کرنے سے بخار آنے کو "کما" روکتا ہے فصلی بخاروں کے لئے کونین سے بہتر ہے۔ ملیریا کے مریضوں کو اکثر قبض ہوتا ہے۔ یہ سفوف قبض نہیں کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے الگ کوئی دوا نہیں۔ یہ میرے مطلب میں برسوں سے زیر استعمال ہے۔ میرے چچازاد بھائی جناب حکیم سید تجمل حسین صاحب رضوی نے یہ مجھے بطور تحفہ دیا تھا۔

نیم گلو ۲۰ تولہ۔ برگ نیم سایہ خشک کردہ ۲۰ تولہ۔ چرائتہ تلخ ۲۰ تولہ۔ گٹکی ۲۰ تولہ۔ مرشب ملائی مرچلین ۲۰ تولہ۔ تو سب باریک پیس کر چھلن کر محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ۲ رتی قسم دن تک حسب

عمر پانی یا کسی مناسب حال بدرقہ کے ساتھ کھلائیں۔ نہایت ہی مفید اور قابل اعتماد نسخہ ہے۔

معجون جریان:

یہ دوا جریان منی کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے تین روز میں اس کا فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے دوسری دواؤں کی طرح قبض بالکل نہیں ہوتی۔

کمرکس ۵ تولہ تالمکھانہ ۵ تولہ تعلب مصری ۵ تولہ موچرس ۵ تولہ۔ پوست خشخاش ۵ تولہ، زعفران ۶ ماشہ کشتہ قلعی پیپل والی ۴ تولہ۔ شہد خالص ۴۰ تولہ۔ بدستور معروف معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ صبح و شام اور اگر ہر خوراک کے ساتھ ایک عدد ورق طلا بھی کھلاتے ہیں۔

حب رسوت مولی والی

یہ گولیاں بواسیر کے لیے نہایت مفید ہیں میرے مطلب میں برسوں سے سیروں کی تعداد میں بنتی ہیں اور بے شمار مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا ہے۔

رسوت ۱ تولہ کو مولی ڈھائی پاؤ کے پانی میں تر کریں۔ اور چار پہر کے بعد صاف کر لیں پھر گلسرخ ۲ تولہ مقند سیاہ ۱ تولہ مغز تخم نیم ۲ تولہ مغز تخم بکائین ۲ تولہ، سورنجاں شیریں ۶ ماشہ کوئلہ کریر ۱ تولہ سب ادویات کو باریک پیس کر رسوت کے محلول میں کھرل کریں جب خشک ہو جائے تو بقدر نخود گولیاں بنائیں ۲ عدد گولیاں ہر روز تازہ پانی سے کھائیں غذا میں صرف چپاتی گھی علیحدہ کر کے کھائیں۔

علاج الامراض بذریعہ

جڑی بوٹیاں

برگِ درختاں سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورق دفتریست معرفت کردگار

معین سوزاک

اندرانی بوٹی جسے چیچھی بھی کہتے ہیں بقدر ۲ تولہ روزانہ رات کو بھگو ڈالیں صبح کو مصری ملا کر سردائی کی طرح رگڑ کر چھان کر استعمال کریں۔ اسی طرح دن میں دو دفعہ استعمال کرنے سے بہت جلد فوری اثر ہوتا ہے۔ کہنہ سے کہنہ سوزاک بھی دور ہو جاتی ہے بے حد مفید و مجرب ہے۔

تریاق آتشک

بوٹی ہاتھی سونڈی (فیل خرطوم) کا پانی تازہ ۱ پاؤ نکال کر اس میں ۱ تولہ سم الفار سفید خوب رگڑ کر کر کناری جھوٹی بنا کر دو گلی پیالوں میں بطریق معروف جوہر اڑائیں۔ اس میں سے جوہر ۲ چاول مکھن میں استعمال کرائیں چند خوراکوں میں اپنے مسیحائی اثر سے ورطۂ حیرت میں ڈال دینے والا سنیاسی نسخہ ہے۔ ایک فوجی کو ایک طوائف سے یہ مرض لاحق ہو گیا تھا ایک باوا سنیاسی نے اس پر ترس کھاتے ہوئے یہ نسخہ بتلایا متعدد مریضوں پر آزمایا۔ مجرب پایا۔

طلسم شباب

کھریٹی بوٹی کا پنچانگ پودا اکھاڑ کر اس کا پانی ۲۰ تولہ حاصل کریں۔ بعدہ دال ماش ۱۰ تولہ لے کر اسی میں تر رکھیں۔ خشک ہونے پر اس میں مغز بادام ۱ تولہ۔ چہار مغز ۴ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۱ تولہ کھرل کریں۔ بعدہ شیر برگد ۱ پاؤ میں خوب رگڑ کر حسب کو کناری بنا کر صبح و شام شیر گاؤ سے استعمال کریں۔
شملہ کے دامن میں رہنے والے ایک آدمی کو جو بالکل نامرد تھا ایک سنیاسی نے بتایا تھا جس کے استعمال سے وہ بالکل کامل مرد بن گیا ضعف باہ کی اسے کبھی شکایت نہیں۔ آزمودہ و مفید راز ہے چھپایا۔ سرعت انزال نامردی کے لیے اکسیر بے مثل ہے۔

مخرج سنگ گردہ

چوپاکنی بوٹی بقدر ۳ ماشہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں صبح جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔ چند بار کے استعمال ہی سے ہر قسم کی ریگ گردہ و مثانہ ریزہ ریزہ ہو کر بآسانی خارج ہو جاتی ہے ایک پہاڑی حکیم کا عطیہ و معمول تجربہ شدہ نسخہ ہے۔

تریاق جگر

گوبک پلی ۵ تولہ تازہ اکھاڑ کر صاف کر کے ڈیڑھ پاؤ پانی میں ڈال کر اور تھوڑے نمک سیاہ، تیلفی سیلو، الائچی خورد کا اضافہ کر کے اور بطریق معروف چائے کی طرح تیار کر کے صبح و شام استعمال کریں۔ چند ہی روز میں کایا پلٹ جائے گی ضعف جگر کمی خون (کمی) کیلیے فوائد بے حد ہیں۔
ایک معمر شخص کو جو ضعف جگر کی وجہ سے زندگی سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ ایک سنیاسیوں کے گروہ نے استعمال کرایا تھا۔ میرا ذاتی اور کئی حکیم دوستوں کا آزمودہ و مجرب ہے۔

کشتہ بارہ سنگھا:

بارہ سنگھا کو توڑ کر بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے یا ریتی سے باریک رگڑ کر ایک کوزہ گلی میں ڈال کر اس پر مدار یعنی آک کا دودھ اس قدر ڈالیں کہ خوب تر ہو جائے۔ پھر کوزہ کا منہ گاچنی مٹی سے گل حکمت کر کے خشک کر لیں۔ اور گڑھے میں رکھ کر پندرہ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ جب سرد ہو جائے نکال کر باریک پیس لیں۔ اور دوبارہ پھر اسی طرح آک کے دودھ میں تر کر کے آگ دیں۔ تیسری مرتبہ بدستور آگ دینے سے کشتہ برنگ سفید تیار ہو جائے گا۔ ایک بحساب ۳ ماشہ کشتہ میں ۲۴ عدد ورق طلا ملا کر کھرل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں بس قابل استعمال ہے۔

ترکیب استعمال:- ایک رتی صبح اور ایک شام ہمراہ عرق بادیان، عرق جوائن یا حریرہ منقی میں استعمال کرائیں۔ اگر تکلیف ہو تو تین تین گھنٹہ کے بعد ایک ایک رتی دیں۔

افعال و منافع۔ محرک۔ ذات الجنب ذات الصدر۔ دمہ۔ ریحی۔ درد متعلقہ سینہ۔ ضیق النفس اور یعنی کھانسی کے لیے اکسیر صفت ہے۔ مجرب و معمول ہے۔ موسم سرما کے لیے ایک تحفہ ہے۔

پرہیز:- سرد پانی سے حتی المقدور کلی پرہیز [illegible] سے پرہیز

تحریر:-

کشتہ چاندی شنگرف والا۔

خالص برادہ چاندی ایک تولہ شنگرف ۲ تولہ ہر دو اشیاء کو شیر مدار ۲ تولہ میں کھرل کریں۔ اسی طرح ہر روز ۲ تولہ شیر مدار ڈال کر ایک ہفتہ تک کھرل کریں۔ تاکہ جملہ چودہ تولہ شیر مدار جذب ہو جائے۔ بعد ازاں ٹکیہ بنا کر صرف چوڑا منہ جس کا ڈھکن ہو ان میں ڈال کر اور بند کر کے اندر گل حکمت کر کے پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ برنگ نسوار برآمد ہوگا۔

منفعت خاص:- حد درجہ کا مقوی باہ ہے۔ دافع جریان و کثرت بول ہے۔

مقدار خوراک: ایک رتی ہمراہ مکھن یا بالائی کے دیں۔

نوٹ:- مذکورہ بالا صرف کو بحفاظت بیگر علیحدہ شیشی میں رکھیں۔ تاکہ مریض کو ۲ رتی ہمراہ پرہیز خاص کے ساتھ کھلائیں۔ وہ کافی ہوگا۔ اور نامردی آسانی سے نکل جاتی ہے۔ اکثر بارہا استعمال کرنے پر مجرب پایا ہے۔

معجون مغلظ و تریاق منی:

بہمن سرخ و سفید، موصلی سیاہ، شقاقل مصری، تالمکھانہ، تخم ریحان، تخم اٹنگن، ثعلب مصری، بستاند، ثعلب دانہ، سمندر سوکھ، شیرینی، الائچی خورد، طباشیر [illegible]

تمام ادویات ہموزن لے کر سفوف تیار کریں۔

مقدار و ترکیب استعمال:- یہ سفوف صرف ۲ ماشہ ہمراہ شیر گائے یا بز کے استعمال کریں۔ ایک ہی ہفتہ میں جریان کا تخم اڑا کر منی کو پیدا کر کے قابل اولاد بنا دے گی رقت منی کو نہایت مفید ہے یہ ایک بے نظیر چیز ہے۔ سفوف تیار کر کے استعمال کریں۔ اور جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ ہٰذا کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔ جن کی بدولت سینے کے راز افشا ہو رہے ہیں۔ مجرب اور معمول مطلب ہے۔

دوائے حمیات:- بخار میں

مغز کرنجوہ۔ نوشادر گیرو ہموزن لے کر باریک مثل سفوف کے بنا لیں۔

ترکیب استعمال:- ۲ رتی ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔

فوائد:- تین خوراک مریض کو بخار کے عود کرنے سے پہلے استعمال کرا دیں۔ عجب یہ ہے کہ فوری اثر کر کے اسی روز بخار طریا کو مریض کے پاس نہیں آنے دیتی۔ تجربہ کریں۔ اگر مریض کا سر درد کرے تو اسی دوائی کے ہمراہ ذیل کا نسخہ کی مقدار شامل کر کے دیں۔

ترکیات سر درد:- فیناسٹین ایک تولہ کیفین سائٹریس ۶ ماشہ گیرو ۲ رتی۔ قند سفید ۳ تولہ باہم باریک کر کے شیشی میں رکھ لیں۔

منفعت مقدار خوراک:- ایک ماشہ ہمراہ بدرقہ مناسب کے مریض کو دیں۔ فی الفور درد سر دور ہوگا۔ یہ دوا بخار میں بھی مفید ہے۔

سرخ سفوف:-

پھٹکری بریاں ایک حصہ۔ گیرو چار حصہ بہت باریک کر کے شیشی میں رکھیں۔

مقدار خوراک:- ڈیڑھ ماشہ سے ۴ ماشہ ہمراہ لسی یا شربت بزوری صبح و شام کھلا دیں۔

فوائد:- اسہال کے لیے نصف خوراک ہمراہ پانی۔ پیچش اسہال دموی۔ کثرت طمث و سیلان الرحم وغیرہ کے لیے پوری خوراک شربت بزوری بارد یا ہمراہ لسی کے دیں۔ یہ کم خرچ اور بالا نشین ہے۔

اسہال دموی۔ کثرت حیض میں ایک بے نظیر چیز ہے۔ آپ کو تجربہ سے ثابت ہوگا۔ میرے مطب میں سفوف سرخ کے نام سے معمول ہے۔

سرمہ عجیب:-

سہاگہ۔ لوٹا سجی۔ پھٹکری۔ شورہ قلمی۔ نوشادر تمام ادویات ہم وزن کوٹ کوب کر کے دو پیالوں میں بدستور جوہر اڑائیں اور بحفاظت شیشی میں رکھیں۔

فوائد:- دھند۔ پھولا وغیرہ دیگر امراض چشم کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

حب ممسک خاص:-

شنگرف۔ کباب چینی۔ افیون۔ عاقر قرحا۔ گوند کیکر۔

تمام ادویات ہموزن لے کر باریک کریں بلکہ قدرے موٹی رکھیں کیونکہ ممسک چیزوں کو بالکل باریک نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ وزوری ہوں تاکہ معدہ میں کافی دیر تک ہضم ہوتی رہے۔ اسک کا مادہ مجتمع رہے اور پانی میں گولیاں بقدر نخود بنا دیں۔

منفعت و ترکیب استعمال:-

ایک گولی بوقت عصر ہمراہ شیر بز نیم گرم کر کے

کھالیں۔ اور تماشہ دیکھیں اور اگر دوبارہ پیاس لگے دودھ پییں:۔

پرہیز:۔ ترشی سے حتی الامکان کافی پرہیز۔ مرچ اور تیل والی چیز نہ کھادیں۔ گولی ہمیشہ روٹی کھانے کے تین گھنٹہ بعد کھائی جائے۔ عجیب چیز ہے۔ صرف رسالہ ہذا کی نذر کیا جاتا ہے۔ تاکہ عوام فائدہ اٹھا سکیں۔ اور خادم کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

برائے بخار:

پارہ مصفیٰ۔ گندھک مصفیٰ۔ ہر دو کی کجلی بنادیں جس قدر پارہ ہو اسی قدر فلفل دراز اور سونٹھ ملاکر باریک کرکے تین دفعہ دھتورہ کے پانی سے تر و خشک کرکے لنوار تیار رکھیں۔

فوائد:۔ بے ہوشی۔ سرسام اور سنیات کے بخاروں کو یہ لنوار دینے سے آرام آجاتا ہے

برائے دمہ:

کرم مچھلی پر کیڑا سفید رنگ کا چھوٹا سا پڑا ہوتا ہے کاغذوں میں ہوتا ہے گڑ میں لپیٹ کر نگل جاؤ۔ دمہ کو شرطیہ مفید ہے۔ غذا سرغن کھاویں۔

برائے پھولا چشم ضعف بصارت:

ناخن فیل کو آب برگ سرس میں یا عرق گلاب میں بھگو کر رکھیں۔ یا اس کے ساتھ گھس لیں۔ یا پانی کے ساتھ ہی پتھر پر گھس کر آنکھ میں سلائی سے لگا دیں۔ پھولا چشم۔ جالا۔ ضعف بصارت کو مفید ہے۔ بواسیر کے مسوں پر لگانا مفید ہے۔

برائے درد داڑھ:

کونین اور افیون ہم وزن تھوڑی تھوڑی لے کر باریک کرکے گولی بنا کر داڑھ کی کھوڑ میں رکھیں۔ فوراً درد بند ہوگا۔ اسی طرح سے کافور اور افیون کی بھی باریک سی گولی پانی کے ساتھ روئی میں لپیٹ کر کھوکل میں رکھنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

دافع قے ہر قسم۔

مغز تخم ریٹھہ تین ماشہ کوٹ کر تازہ پانی سے پھانک لیں۔ فوراً قے رک جائے گی۔ اگر قے نہ رکے تو دوبارہ بھی دے سکتے ہیں۔

دیگر:۔ درخت پوہڑ کی داڑھی ایک ماشہ کھانے سے جو قے کسی دوائی سے بند نہ ہوتی ہو وہ بند ہو جاتی ہے۔

دیگر:۔ دارچینی کا کاڑھا بنا کر پئیں اور وہی دارچینی چباؤ۔ خواہ قے کس طرح سے آتی ہو۔ اس سے بند ہو جاتی ہے۔ برف چوسنے سے بھی قے بند ہو جاتی ہے۔

درد معدہ:۔

گرم پانی میں نمک ملاکر پلانے سے فوراً قے ہو جاتی تو درد معدہ کو آرام آ جاتا ہے صرف مویز منقیٰ سات دانہ صبح و شام تین گھونٹ عرق سونف سے کھلادیں۔ درد معدہ دور ہوگا۔ ٹکور سینک یا مالش کرنا بھی مفید ہے۔

برائے ضعف دل:۔

آملہ۔ سیب یا گاجر کا مربہ لے کر اکسیر نقرئی چھڑک کر یا صرف ورق نقرہ چھڑک کر کھلادیں۔ پینے کو شربت صندل یا شربت زنگترہ بجویں بو سونگھنے کو خس کا عطر سونگھیں یا عطر کیوڑہ بید مشک کا پیویں۔

کشتہ نمک:۔

برائے ہیضہ۔ درد پیٹ وغیرہ مدار یعنی آک کی

مٹی کی جڑ لے کر اس میں سوراخ کر کے نمک خوردنی بھر دیں۔ منہ بند کر کے گل حکمت کر کے سات آٹھ سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ کشتہ نمک تیار ہے۔ باریک پیس کر رکھو۔

خوراک :- ایک رتی ہے۔ مگر ہیضہ والے کو پانی نہ دینا چاہیئے۔

مربہ گنا :-

یعنی گنڈیریاں۔ چڑچڑا گھاس کے پتوں کو کسی قدر کوٹ کر ایک ہنڈی میں ڈال کر اور گنے کی گنڈیریاں کاٹ کر اوپر رکھیں۔ پھر اس میں تھوڑا سا پانی ڈال کر ابالیں۔ جب ریشہ گل جاوے تو اتار کر ٹھنڈے پانی سے صاف کریں۔ اور گنڈیریوں کو گھی میں خفیف سا بھون کر کھانڈ کے قوام میں ڈال دیں۔ نہایت ہی عمدہ مربہ تیار ہوگا۔ اور ریشہ بالکل معلوم تک نہ ہوگا۔ لوگوں کو کھا کر تعجب کریں گے۔

دیگر :- اسی طرح چڑچڑا یعنی پُٹھکنڈا کھار کے پانی میں گنڈیریاں بہ ترکیب بالا ابال کر مربہ تیار کر سکتے ہیں۔ بہت عمدہ ہوتا ہے۔

منجن دندان :-

عقرقرحا۔ مازو۔ مائیں خورد۔ مصطگی رومی ہر ایک ا تولہ نمک۔ ۲ تولہ۔ الائچی خورد پچیس عدد۔ سب کو باریک کر کے سفوف بنالیں صبح و شام نیم گرم پانی سے دانتوں پر ملا کریں۔ پھولے ہوئے مسوڑھوں اور درد دانت کو مفید ہے۔

حبوب بخار :-

کشتہ ابرک سیاہ۔ کشتہ ابرک سفید۔ کشتہ ہڑتال سفید۔ کونین۔ ست گلو۔ طباشیر۔ ریوند عصارہ ہر ایک چھ ماشہ۔ الائچی سبز تین ماشہ۔ مغز کرنجوہ ۲/۱ ۲ تولہ سب کو باریک کر کے جوشاندہ ذیل میں گولیاں نخودی تیار کریں۔

چرائتہ ۲/۱ ۲ تولہ۔ برگ نیم ۲/۱ ۲ تولہ گلو ۵ تولہ مرچ سیاہ ۲/۱ ۲ تولہ۔ اتیس ۲/۱ ۲ تولہ۔ سب کو پانی میں بھگو کر جوش دیں۔ جب ایک چھٹانک پانی رہ جائے۔ تو ادویہ بالا میں ملا کر گولیاں نخودی بنالیں۔ ہر قسم کے بخار ملیریا یا روزانہ یا باری کا ہو غرضیکہ ہر قسم کے بخار کی کامیاب دوا ہے نصف یا ایک گولی ہمراہ بدرقہ مناسبہ کے دیویں۔

برائے پیچش :-

افیون ایک تولہ پھٹکری ایک تولہ ہر دو کو باہم ملا کر پیس لیں پھر مٹی کے سکورہ میں بند دگل حکمت کر کے پانچ سیر اپلوں کی آنچ۔ کشتہ ہوگا۔

خوراک :- ایک رتی ہمراہ شربت صندل یا انار ۲ تولہ کے کرائیں۔

فوائد۔ ہر قسم کی پیچش کی اکسیری دوا ہے۔ حتیٰ کہ حاملہ عورت کی پیچش بھی دو خوراک سے رفع ہو جاتی ہے۔

برائے درد گردہ :

انیسون یعنی اکاسں بیل ا تولہ گل داؤدی ۶ ماشہ پانی میں جوش دے کر چھان کر پلائیں۔ انشاءاللہ تعالےٰ ہر قسم کے درد گردہ کو نصف گھنٹہ میں آرام ہوگا۔

طلا مقوی باہ :-

ہیرا ہینگ خالص جو کہ سبز رنگ کا دودھ سا ہوتا ہے۔ ایک تولہ افیون ۴ ماشہ خالص شراب میں حل کر کے عضو پر اور اردگرد ایک ایک بالشت ہفتہ

عشرہ مالش کی جاوے۔ تو پھر دیکھو کہ ہزاروں روپے کی ادویہ اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ رگوں اور پٹھوں کو طاقت دینے کے علاوہ مقوی باہ ہے۔

مقوّی باہ:

اگر دو رتی کف ابابیل اصلی استعمال کی جاوے نامردی کے لیے اکسیر سے کم نہیں ہے۔

ممسک

برگ پھنگڑا اور الائچی خورد ہموزن پیس کر عضو تناسل پر لیپ کرو۔ خشک ہونے پر مباشرت کرو فریق ثانی کو خوش کرے گا۔

دیگر:۔ صرف مستی فلی نصف رتی گرم دودھ سے رات کو کھاؤ۔ یہ ایک راز کی بات ہے ممسک کمال ہے۔

کشتہ کاغذ:

برائے سوزاک۔ دیسی کاغذ موٹا سیالکوٹی جس کے بہی کھاتے بناتے ہیں۔ جلاکر خاک بنادیں۔ یہ خاک ایک تولہ شیر گاؤ دو سیر کے ہمراہ دیویں پرانے سوزاک کو بہت مفید ہے۔

برائے سوزاک:

سنگجراحت، پھٹکری بریان، گیری ہم وزن لے کر باریک کریں۔ نصف ماشہ سے دو ماشہ ہمراہ کچی لسی کے یا جنرات کے صبح و شام استعمال کریں۔ سوزاک کو بہت مفید ہے۔

برائے آتشک:

ریٹھہ کا چھلکا باریک کپڑچھان کر کے پانی کی مدد سے گولیاں دانہ مسور کے برابر بنادیں ایک گولی روزانہ ادھڑکا ایا ڈسے ۱۴ یوم کھلادیں دودھ اور گھی خوب کھادیں بشرطیہ آرام ہوگا۔

مانع حمل:

چاہ کے مینڈک کے منہ میں اگر عورت پیشاب کرے تو اس کو حمل ہرگز نہ ہوگا۔

دیگر:۔ اگر مینڈک کی ہڈی عورت اپنے پاس رکھے تو اس کو حمل نہیں ہوگا۔

دیگر:۔ لڑکے کا دانت جو سب سے پہلے گرے مگر زمین پر نہ پڑے اس کو بروز اتوار چاندی کے تعویذ میں مڑھاکر عورت کے بازو پر باندھیں تو یہ بھی مانع حمل ہے۔

دیگر:۔ سرمہ سیاہ ۲ ماشہ باریک کر کے ہر روز مسکہ گاؤ میں ملاکر نگل جاؤ پورے سات دن کھاؤ ایک سال تک اولاد نہ ہوگی۔

برائے جریان:

گوند چھوہارہ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک دودھ گرم میں حل کر کے میٹھا ملاکر دو ہفتہ استعمال کرنے سے ممسک مقوی باہ اور جریان کو مفید ہے۔

برائے امساک:

بڑھ کے پختہ پھل جو سرخ رنگ کے ہوں لے کر ہاتھ سے ٹکڑے کر کے سایہ میں خشک کریں۔ اور پھر باریک پیس کر لکڑی کے ڈنڈے سے پینا چاہیے۔ ہموزن شکر سفید شامل کر کے ایک کف دست روزانہ شیر گاؤ سے کھاویں اور قوتِ باہ اور امساک کا تماشہ دیکھیں

دیگر:۔ رومی مصطگی ۲ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ رات کو کھاؤ۔ خوب امساک ہوگا۔ اور رات عیش سے گذرے گی۔

دیگر:۔ گل کنیر زرد ہاتھ اور پاؤں پر مل کر جماع کرنا

اول وسبہ کا عکس ہے۔ اس طرح سے برگ آکتھی کا
پانی ہاتھ اور پاؤں پر ملنا بھی فائدہ کرتا ہے۔

دیگر:- مغز چیرونجی کو دودھ میں کھیر بنا کر
دس پندرہ یوم کھا دیں۔ قوت باہ کو بہت مفید ہے

دیگر:- مغز بنولہ ۲ تولہ باریک پیس کر نصف
سیر دودھ گاؤ میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے
سرد کر کے میٹھا ملا کر دس پندرہ یوم تک کھا دیں۔ یہ
عجیب چیز ہے۔

دیگر:- کوڑی زرد اسمیر بوٹی ہموزن
سفوف کر لیں۔ ایک رتی روزانہ ہمراہ مسکہ استعمال
کریں۔ نامردی کو مفید ہے۔

ورم کے لیے جادو اثر دوا

حال ہی میں اس دوا سے ورم کے مریض
کو کلی شفا ہو گئی ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس
کا ذکر قارئین کے سود مند کوشش دکھاتا ہے۔

ہیرا ہینگ اور خالص افیون برابر وزن (حسب
ضرورت) لے کر آگ پر بھون لیں۔ اور دونوں کے
برابر سہاگہ اور صبر اضافہ کر کے سہانجنہ کے رس
میں کھرل کریں۔ اور پھر نخودی گولیاں بنا لیں۔

ترکیب استعمال:-

ایک گولی منقہ میں رکھ کر پانی سے نگل لیں۔

ہچکی کو فوری آرام:

اس نسخہ سے اگر ہتھیلی پر سرسوں نہ جم جائے تو
دس روپیہ۔ مریض ہچکی سے خواہ کتنا ہی دق کیوں نہ ہوا ہے
ایک بار ہلدی کسی چلم میں بھر کر پلا دیں۔ فوری فائدہ ہو
گا۔ دیگر:- ہچکی کے مریض کو فوراً کوئی اندوہناک
واقعہ سنایا جائے۔ تو فوراً ہچکی رک جاتی ہے۔ اور لطفی

چنگا بھلا ہو کر معالج کو دعائیں دینے لگ جاتا ہے۔
جس نے اس کی جیب خالی ہونے سے بچا لی۔

بچھو:-

بچھو کاٹے سے نجات پانے کے لیے اکسیر ذیل
تیار کریں۔ تمام بچھو جو آپ کے گھر کو کاٹ کر تین دن
میں آگ لگا دیتا ہے۔ اگر کبھی ملے تو خشک شیشی لینڈ پیڑ
میں ڈال کر رکھیں۔ اسی طرح متعدد بچھو کاٹے
کے لیے اکسیر تیار ہو جائے گی۔ جو آپ کو وقت
پڑنے پر لاکھوں کا کام دے گی۔

دیگر:- اگر کبھی بدقسمت جان پر بنا کر
چلا جائے تو تلاش کر کے مار دیجیے۔ اور پھر اسے
ہی کاٹے کے مقام پر باندھ دیجیے۔ انشاءاللہ
پانچ سات منٹ میں اپنی زہر کا آپ ہی تریاق بن
جائے گا۔ اسے کہتے ہیں جیتے تو ایک لاکھ کا مرے
تو سات لاکھ کا۔

بے ضرر برتھ کنٹرول:-

پیاز کے پانی کا عضو پر طلا کریں۔ اور خشک ہونے
پر ...... کریں حمل کا امکان کم ہوگا۔

سفوف اکسیری:-

ثعلب مصری۔ ۳ الائچی خورد۔ ستاور۔ موصلی۔
سنگھاڑا خشک۔ ست گلو۔ بہمن۔ بیج تلسی۔ موچرس
تخم ریحان شیریں۔ تخم کونچ۔ عقرقرحا۔ ہم ریلی۔ گوکھرو۔
ہموزن لے کر شکر سفید سب کے برابر۔

ترکیب استعمال۔ خوراک ایک کف دست
صبح و ایک کف دست شام کو ہمراہ دودھ کے استعمال کریں۔

فوائد:- یہ سفوف بالخاصہ مقوی باہ مولد منی مغلظ منی
ہے۔ دافع جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال ہے۔ مجربات سے ہے۔

خوراک :- ۱ رتی سے ۴ رتی ہمراہ مکھن یا بالائی۔

فوائد :- یہ نسخہ سمن بدن بھی ہے۔ جریان، احتلام، سرعت اور نفث الدم وغیرہ میں عجیب الاثر شے ہے اور بے حد مفید ہے۔

مسہل عجیب الفوائد :-

ترکیب :- جمالگوٹہ حسب ضرورت لے کر مغز کریں۔ یعنی پوست دور کریں۔ پھر اس کو سرکہ انگوری میں سات روز تبدیل کریں یعنی روزانہ نیا تازہ تر رکھیں۔ اور بعد ازاں اس پر ایک کے دو دو ٹکڑے کر ڈالیں اور اندر سے زبان پتہ نکال دیں۔ بعد ازاں ان مغزیات کو ایک شبانہ روز آب شیریں میں تر رکھیں۔ پھر اس سے نکال کر شیر تازہ جوشیدہ میں ایک شب و روز تر رکھیں۔ پھر اس سے نکال کر آب شیریں صاف دھو ڈالیں اور با آب شیرج سے یعنی روغن کنجد ظرف مسی میں جوش دیں جب دیکھیں کہ اس میں سرخی آتی تو فوراً اس کو اتار لیویں اور اس سے نکال کر دو روز سایہ خشک کریں اور بحفاظت شیشی میں رکھ لیں۔ میرے پاس پانچ سال تیار کیا ہوا موجود ہے۔ جو کسی طرح سے اپنی تاثیرات میں کم نہیں۔ میرا معمول ہے۔ کہ نصف ٹکڑا با ہمراہی ایک دانہ گیری بادام حل کر کے تین گولیاں بنا دی جاویں ایک گولی بروقت ضرورت ٹھنڈے پانی سے استعمال کریں۔ عندالصباح بقیہ دو گولیاں با ہمراہ آب سرد کھلائی جاویں اور ٹھنڈا ہی پانی استعمال کرایا جاوے ہر جلاب کے بعد ٹھنڈا پانی پینے سے تازہ جلاب ہوں گے۔ گرم پانی سے ہاتھ پاؤں دھونے سے یا صرف ایک گھونٹ گرم پانی پینے سے بند ہو جاتے ہیں۔ بڑے سے لیکر بچوں تک میرا تجربہ ہے۔ البتہ گرمی و ہیجان والے بچوں کو نہ دیا جائے۔ بچوں کے لیے بلکہ بڑوں کے لیے گرمی و بخار سوکھیا کا مسہل صفراء مندرجہ ذیل ہے۔ یہ بھی میرا بارہا کا تجربہ ہے۔

خوراک :- دودھ چاول بلا نمک چھ وقت ساتویں وقت مونگ کی دال سے ختم کریں۔

جوشاندہ :- گل سرخ ۲ تولہ گل بنفشہ ۲ تولہ سنا مکی ۲ تولہ۔ ہلیلہ سبز ۱۲ عدد۔ الائچی خورد ۱۲ عدد۔

ہر ایک مذکورہ اشیاء کے تین حصے کر لیے جاویں۔ ہلیلہ پہلے یوم تین عدد۔ دوسرے روز چار عدد ایک حصہ کو تین پاؤ پانی میں بھگو دیا جائے بروقت شب جوش دیکر شبنم میں چھوڑ دیں۔ عندالصباح پاؤ ڈیڑھ پاؤ عرق صاف میں شہد خالص سے میٹھا کر کے مریض کو پلا دیا جاسکے چینی سے بھی میٹھا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے تیسرے یوم بفضل خدا شدید سوکھیا بخار و گرمی دور ہو جائے گی۔ یہ بڑوں کی خوراک ہے۔ بچوں کے لیے ہر اشیاء کم مقدار و مناسب حالات دی جاوے۔

خوراک :- دودھ چاول۔

کشتہ تانبہ :-

تانبہ حسب خواہش لیں۔ اور اس کا برادہ بنائیں۔ اور دہی سے چار پہر تک کھرل کریں۔ اس کے بعد آب لیموں اور نمک سے چار پہر تک کھرل کریں۔ رات کو پانی سے دھو ڈالیں۔ دوسرے روز پھر آب لیموں و نمک سے کھرل کریں اور رات کو پانی سے دھو دیں اسی طرح پانی سے کھرل کریں۔ اس کا تہائی حصہ گندھک مصفیٰ اور سولہواں حصہ سیماب ملا کر آب لیموں و نمک میں کھرل کریں۔ پھر ایک لٹی شیشی جو کہ گل حکمت

کی ہوئی ہے۔ اس میں ڈالیں بعد بالو جنتر میں دس پہر تک آنچ دیں۔ اور نکال کر حفاظت سے رکھیں۔

خوراک ایک تنکہ

جسم والے کے درد، برص اور قوت باہ۔ قوت بدنی کے واسطے نہایت عمدہ مجرب ہے۔

آپ خود تیار کر کے فائدہ اٹھائیے۔ دودھ کھایا پیا ہضم ہو جاتا ہے۔

برائے ضعف باہ: یہ ترکیب استعمال شنگرف کی ہے۔ بے خطر اور بے حد مفید ہے۔ خصوصاً ضعیف لوگوں کے لیے تو زودہ ہے۔

اجزا: شنگرف رومی ۶ ماشہ بکری کا دودھ ۱ سیر۔ ستاور دوم ۱ تولہ چوب چینی ۱ تولہ کشمش ۲ تولہ مغز نارجیل ۱ تولہ۔ چلغوزہ ۱ تولہ۔ قرنفل ۲ تولہ۔ دارچینی ۲ تولہ جلوتری ۲ تولہ سالب ۲ تولہ زعفران ۲ ماشہ

ترکیب تیاری: شنگرف کو شیر بز میں قلعی جذب کر کے کھویہ تیار کریں۔ پھر شنگرف کو نہایت باریک کر کے اچھی طرح سے ملائیں۔ زعفران کو عرق بید مشک کیوڑہ گلاب میں کھرل کر کے ملائیں اور ۲-۲ تولہ کے لڈو تیار کریں۔ اور شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔

معمولات مطب: مندرجہ ذیل نسخہ جات معمولات مطب میں سے ہیں جو اطبا کی عزت و احترام میں اضافہ کا موجب ہیں۔

اجزائے نسخہ: جوہر نوشادر ۱۰ تولہ جوہر پودینہ ۶ ماشہ مرچ سیاہ ۱ تولہ دار فلفل ۱ تولہ جوکھار ۱ تولہ۔ قلمی شورہ ۳ تولہ دانہ الائچی ۳ تولہ۔ ہرمچی ۵ تولہ

ترکیب: جوہر نوشادر اور جوہر پودینہ کے بغیر پہلے تمام اشیاء کو باریک پیس لیں۔ پھر جوہر نوشادر اور جوہر پودینہ کا جوہر ملا کر کھرل کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک: دو رتی تا ایک ماشہ ہمراہ عرق سونف ۵ تولہ یا عرق ۵ تولہ

فوائد: پیٹ درد۔ ہیضہ۔ بدہضمی اپھارہ قے وغیرہ کے لیے بے حد مفید ہے۔

قرص ملین: اجزائے نسخہ: سقمونیا ۱ تولہ ہلیلہ ۱ تولہ ایلوا زرد ۱ تولہ ریوند عصارہ ۱ تولہ سنا مکی ۱ تولہ۔ زنجبیل ۶ ماشہ نمک ۶ ماشہ مغز جمالگوٹہ مدبر ۶ ماشہ۔

ترکیب: سوائے مغز جمالگوٹہ کے تمام ادویات باریک پیس کر رکھ لیں۔ بعد جمالگوٹہ مدبر ملا کر گولیاں بقدر نخود کے تیار کریں۔

ترکیب استعمال: ایک گولی رات کو سوتے وقت دودھ یا پانی کے ساتھ کھائیں۔

فوائد: قبض کشا ہے۔

اکسیر جگر: اجزا: قلمی شورہ ۲ تولہ خبث الحدید ۲ تولہ ہیرا کسیس ۲ تولہ۔

ترکیب تیاری: تمام ادویات کو سفوف کر کے باہم ملائیں۔ بعد کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے پانچ دس سیر اپلوں کی آنچ دیں سبز رنگ کا کشتہ ہوگا۔

ترکیب استعمال: ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک دہی آدھ [illegible] کے ساتھ صبح ایک ہی بار کھائیں۔

فوائد: تین دن کے استعمال سے استسقا یرقان کہنہ کو مفید ہے۔ اور جگر کی خرابی سے سوزش جسم پیدا ہو جاتی ہے۔ بالکل اتر جاتی ہے۔

سوزاک کا صدری نسخہ: طب قدیم کے متعلق مغرب نواز حضرات نے یہ بات مشہور کر رکھی ہے۔ کہ اس میں سوزاک جیسی موذی بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔

چیزیں کے اکٹھی کئے بغیر بنائی نہیں جا سکتی خواہ بعد میں
یہ چاندی جو ٹھوس کی بجائے یا برس کی صورت اٹھتی رہے
یہ نسخہ بارہا تجربہ میں آچکا ہے۔ جو حضرات اس کو تجربہ
کریں گے ضرور کشتہ تیار ہو جائے گا انشاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی۔
ترکیب۔ قلعی سفید ایک تولہ لے کر کٹھالی میں
آگ پر رکھیں۔ علیحدہ پانی ایک پاؤ ۲ تولہ نوشادر
ملا ہوا کسی کوزہ گلی میں رکھیں۔ جب قلعی اور سیسہ آگ میں
پگھل جائے اس کو دست پناہ سے اٹھا کر مذکورہ پانی
میں ڈال دیں۔ اسی طرح سات مرتبہ اس عمل کی تکرار کریں
اسی طرح دھاتیں شدید سخت ہو جائیں گی۔ بعد میں
اس پانی کو جس میں بجھاؤ دیئے گئے تھے۔ حفاظت سے شیشی
میں ڈال لیں۔ پیشاب کے کثرت اور غلبہ میں بے مثل ثابت
ہوا ہے۔ آخری مرتبہ جب قلعی سیسہ مصفّی شدہ کو پگھلائیں
تو اس میں کٹھالی ہی میں ایک تولہ پارہ جو شنگرف سرخ اور
سرکہ سے صاف کیا گیا ہے۔ شامل کر دیں مگر کٹھالی کی جب
ٹھنڈی مائل ہو۔ اسی وقت شامل کر دیں ورنہ اڑ جائے گا
آٹھ تولہ قلعی شدہ اور مذکورہ بالا دھاتوں کی جو ایک گرہ
ہوگی کھرل میں ڈال کر باریک کریں۔ اور ایک کوزہ گلی جو ایسا
ہو کہ جس میں پاؤ بھر چیز آ سکے اس میں ڈال کر سوراخ
دار سرکوبہ سے منہ بند کر دیں۔ اور پانچ اوپلوں کی آگ
دیں۔ تھوڑی دیر میں آتش بازی کی طرح شعلے کافی
تعداد میں نکلیں گے۔ کوزہ کشتہ کے پھول سے بھر جائیگا
اس کو پانی سے چند بار دھو ڈالیں۔ تاکہ شوریت نکل
جائے اب اس کشتہ میں ایک تولہ بروزہ خشک شدہ
پیا ہوا۔ اور ایک تولہ ست لوبان ڈال کر خوب کھرل
کر کے نگاہ رکھے۔ دوسری طرف ست کیوڑا ۱ تولہ۔ خشک
نور قسم اعلیٰ ۱ تولہ۔ شراب پاؤ بھر میں کھرل کر کے خشک

پھر دو پیالے جن کے منہ ایک دوسرے پر ٹھیک
آ سکیں۔ ان میں ڈال کر ایک دوسرے کے منہ جوڑ کر
اس کے اوپر مذکورہ پیالوں کو رکھ دیں اور اچھی طرح
سیمنٹ کر دیں اور ایک چراغ میں موٹی بتی ڈال کر اس
کے اوپر مذکورہ پیالوں کو رکھ دیں۔ جب ایک پاؤ تیل سرسوں
جل جائے۔ تو اتار لیں مگر اوپر والے پیالے پر ٹھنڈے
پانی سے کپڑا تر کر کے بار بار تر کر کے بدلتے رہیں پیالوں
کے ٹھنڈا ہونے پر اوپر والے پیالے سے جوہر کسی
پرندے کے پر سے کھرچ کر اتار لیں یہ انشاء اللہ
سوزاک قدیم اور جدید کا ایک جامع نسخہ ہے جو تیار کیا
گیا ہے۔ مریض کو پہلے کوئی ہلکا سا مسہل دینے کے بعد
صبح اور دوپہر کو قلعی والی دوائی سے ایک ماشہ دوائی
پھکی سی دیں اور شام کو ایک رتی جوہر کاغذ باریک میں
ایک پڑیہ باندھ کر مکھن یا حلوہ میں رکھ کر اسی طرح
نگلائیں کہ دوائی دانتوں کو نہ لگے۔ پہلے ہی روز شانِ
کبریائی کا کرشمہ دیکھیں۔

تین روز میں سوزاک جدید کو اور سات یوم میں
سوزاک کہنہ کو فائدہ ہوگا۔

مصدقہ مجربات کی ایک عظیم اور لاجواب کتاب دوبارہ شائع ہو گئی

گنج مخفی

گنج مخفی کے پہلے ایڈیشن کی اشاعت کے بعد اس کے مجربات کی تعریف و توصیف میں ہزاروں خطوط موصول ہوئے ہیں اب یہ کتاب بالکل نئی ترتیب کے ساتھ دوبارہ شائع ہو گئی ہے

اس نادرِ روزگار طبی جواہر کو

اپنی اولین فرصت میں حاصل کیجئے یہ ہزاروں طبی مجربات کا لب لباب ہے!

قیمت ۲۵ روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

ادارہ طبیب حاذق شاہدولہ روڈ گجرات

Registered No. R. 1076

MONTHLY **TABIB-E-HAZIQ** GUJRAT (Pakistan)

52 YEAR OF PUBLICATION